لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا

نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو (الحدیث)

انوارِ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

از اِفادات

اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی شفیع عثمانی رح

مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ

مفتی تقی عثمانی دامت برکاتہم

محمد عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ

بشرفِ دُعا!

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت شیخ القرآن والحدیث حضرت العلامہ

مفتی عبداللہ شاہ صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ مجاز مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ

نظرِ ثانی

حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب دامت برکاتہم

مولف

سید قاضی حامد شاہ

خادم علمائے دیوبند و خانقاہ عزیزیہ



کتاب میں موجود مضامین!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمہید

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ.

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا..

نیکی کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو(الحدیث)

اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا اس لئے پیدا فرمائی ہے کہ اس کے بندے یہاں رہ کر اپنے نیک اعمال کے ذریعے اپنی آخرت کا سامان کریں۔اور ایسے کام کریں جن سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور خوشنودی حاصل ہو۔

لیکن ہم لوگ دنیا کے کاروبار میں لگ کر اپنی زندگی کے اس اصلی مقصد سے غافل ہو رہے ہیں۔ہماری صبح سے لے کر شام تک کی زندگی اپنی دنیا کو زیادہ سے زیادہ بہتر اور زیادہ سے زیادہ مزے دار بنانے کی دوڑ دھوپ میں صرف ہو رہی ہے۔اور اس دوڑ دھوپ میں بہت کم اللہ کے بندے ایسے ہیں جنھیں اپنی آخرت کو بہتر بنانے کا خیال آتا ہو۔حالاں کے یہ بات طے شدہ ہے جس سے کوئی دہریہ بھی انکار نہیں کرسکتا کہ ایک دن اس دنیا سے جانا ہے اور جانے کا وقت مقرر نہیں، خدا جانے کب بلاوا آجائے؟

اسلام نے آخرت کو بہتر بنانے کے لئے جو طریقے بتائے ہیں، درحقیقت وہ کچھ مشکل نہیں ہیں بلکہ اگر انسان ان طریقوں کو اختیار کرتے تو اس کی دنیا بھی پُر سکون ہو جاتی ہے۔لیکن آج کل ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ایک مشکل کام ہے۔جس کے لئے اپنے بہت سے دنیوی مفادات، بہت سی لذتیں اور بہت سا عیش و آرام قربان کرنا پڑتا ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ اکثر لوگ اس مشکل کا تصور کر کے اس راہ پر چند قدم چلنا بھی شروع نہیں کرتے۔

حالاں کہ اوّل تو اسلامی احکام اپنی ذات میں مشکل نہیں ہیں، اور جو اللہ کا بندہ ان پر عمل کرنا چاہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مدد بھی ہوتی ہے اور اس کی دنیا اور آخرت دونوں سنور جاتی ہیں۔

دوسری اگر بالفرض کسی حکم پر عمل کرنے میں کچھ مشقت یا دشواری بھی ہو تو وہ دشواری آخرت کے ابدی اور سرمدی فائدوں کے مقابلے میں کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ آخر ہر انسان روزی کمانے کے لئے محنت اٹھاتا ہی ہے اور اس محنت کو پسند بھی کرتا ہے اس لئے کہ معلوم ہے کہ اس کے نتیجے میں روزی ملنے والی ہے۔ اسی طرح اگر اسلامی احکام پر عمل کرنے کے نتیجے میں آخرت کی وہ نعمتیں ملنے والی ہیں جن کا اس وقت ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تو اس عظیم مقصد کے لئے تھوڑی سی مشقت سے کیوں گھبراہٹ ہو؟

تیسری بات یہ ہے کہ اسلامی احکام اور تعلیمات میں سے کچھ تو ایسے ہیں جن پر عمل کرنے میں کچھ تھوڑی، بہت محنت کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے بہت سے اعمال ایسے بتائے ہیں جن پر عمل کرنے میں نہ کوئی خاص محنت کرنی پڑتی ہیں نہ بہت سا وقت صرف ہوتا ہے اور نہ زیادہ پیسے خرچ ہوتے ہیں۔ بس ذرا سے دھیان کی بات ہے۔ اگر انسان ذرا دھیان سے کام لے تو کسی خاص محنت یا خرچ کے بغیر اس کے نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر انسان ان اعمال کی پابندی کر لے تو انشاء اللہ بیٹھے بٹھائے آخرت کا بہت سا ذخیرہ جمع کر سکتا ہے۔

نامہ اعمال میں نیکیوں کے اضافے کی آج ہمیں کما حقہ، قدر و قیمت معلوم نہیں ہے۔ لیکن جس دن یہ آنکھیں بند ہوگی، اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری ہوگی اور حساب و کتاب کا مرحلہ پیش آئے گا، اس دن پتا چلے گا کہ ایک چھوٹی سی چھوٹی نیکی کی کیا قیمت ہے؟

وہاں کا سکہ روپیہ پیسہ نہیں ہے، وہاں سونا چاندی کام آنے والا نہیں ہے، وہاں کا سکہ تو یہی نیکیاں ہوں گی اور یہی سوال ہوگا کہ اپنے دامن میں کتنی نیکیاں لے کر آئے ہو؟

اس وقت اگر دامن خالی ہوا تو حسرت اور ناقابل برداشت حسرت ہوگی کہ ہم نے دنیا میں رہتے ہوئے اپنے نامہ اعمال میں اضافہ کیوں نہ کرلیا؟

لیکن عمل کا وقت ختم ہو چکا ہوگا، اس لئے یہ حسرت کچھ کام نہیں آسکے گی۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جن کو ان نیکیوں کی قدر و قیمت معلوم تھی، وہ ان نیک کاموں کے حریص تھے۔ جہاں کسی عمل کے بارے میں یہ معلوم ہوا کہ اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں فوراً اس پر عمل شروع کر دیا اور جس عمل کا ثواب ہونا انہیں دیر سے معلوم ہوتا اس پر افسوس کا اظہار کرتے کہ یہ بات ہمیں پہلے کیوں معلوم نہ ہوئی ورنہ ہم پہلے سے اس نیکی کو معمول بناتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث سنائی کہ جو شخص کسی جنازے کی نماز پڑھے۔ اس کو ایک قیراط ثواب ملتا ہے۔ اور جو میت کے دفن ہونے تک جنازے کے پیچھے جائے اسے دو قیراط ملتے ہیں جن میں سے ایک اُحد پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس حدیث کے بارے پوچھا انھوں نے بھی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق فرمائی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بے ساختہ فرمایا کہ ہم نے تو بہت سے قیراط بلاوجہ ضائع کر دیے۔ (جامع ترمذی شریف)

غرض یہ کہ ہر وہ نیک کام جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا سبب بنے، بڑی قابل قدر چیز ہے۔ اور دنیا میں رہ کر ہی اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے، اور خاص طور سے ایسے نیک کام جنہیں انجام دینے میں کوئی مشقت نہیں ہوتی، انہیں صرف بے پروائی اور غفلت کی وجہ سے چھوڑ دینا تو اتنے گھاٹے کا سودا ہے کہ آخرت میں اس کی حسرت ناقابل برداشت ہوگی۔

لہٰذا خیال آیا کہ ایک مختصر رسالے میں چند ایسے اعمال جمع کر دیے جائے جن کو انجام دینے

میں نہ کوئی خاص محنت خرچ ہوتی ہے، نہ کوئی خاص وقت لگتا ہے۔ بس ذرا سی توجہ کے ذریعے انسان کے نامہ اعمال میں اضافہ ہوجاتا ہے۔

اس رسالہ کو درجہ ذیل مضامین میں تقسیم کیا گیا ہیں۔۔

01۔حضور پرنور ﷺ کی مبارک سنتیں۔02۔لباسِ نبوی ﷺ۔03۔اِتباعِ سنت کی برکات۔04۔اِتباعِ سنت کے فوائد۔05۔درود شریف کے فضائل۔06۔حضور پُر نور ﷺ کا حسن و جمال 07۔چہل درودِ پاک ﷺ۔08۔درود شریف پڑھنے پر انعامات۔09۔ذکر الٰہی۔10۔چہل دُعائیں۔11۔چہل حدیث مبارک۔12۔گھروں کو آنے جانے کے آداب۔13۔عورت کے لئے شرعی پردہ۔14۔ٹخنے کھلے رکھنا، یعنی پاجامہ، شلوار وغیرہ سے ٹخنوں کو ڈھانپنا۔15۔ٹخنے نہ ڈھانپنے پر عذاب اور سزائیں 16۔اسلام میں داڑھی کا مقام۔17۔بدنظری اور اس کے نقصانات۔

مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ ان زریں اعمال کو غور اور جذبے کے ساتھ پڑھیں اور ان کو اپنی زندگی کے معمولات میں شامل فرمائیں۔کیا بعید ہے کہ یہی بظاہر چھوٹے چھوٹے اعمال اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہماری زندگی کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنا دیں اور ان کے ذریعے سے ہمارا بیڑا پار ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے احقر کو اور سب مسلمانوں کو ان پر عمل کی توفیق مرحمت فرمائیں، اور ان کو اپنی بارگاہ الٰہی میں قبول فرما کر ہماری عاقبت بخیر فرمادیں۔ آمین ثم آمین

بندہ ضعیف!

ابوامامہ سیّد قاضی حامد شاہ اکبرپوری

خادم علمائے دیوبند وخانقاہِ عزیزیہ

آقا مدنی ﷺ کی مبارک سنتیں

نقش قدم نبی ﷺ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ تعالیٰ سے ملاتے سنت کے راستے

تیرے محبوب ﷺ کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کردے میں صورت لے کے آیا ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سردارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(ترمذی)

ایک دوسری حدیث کا مفہوم ہے کہ جس نے فتنے کے دور میں ایک سنت کو زندہ کیا اُس کو سو(100) شہیدوں اور پانچ سو(500) نوافل کا ثواب ہوگا۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ایک حدیث میں سرور کائنات ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سایہ میں ہوں گے، جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کسی اور کا سایہ نہ ہوگا۔

(1) ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے۔

(2) دوسرا وہ شخص جو میری سنت کو زندہ کرے۔

(3) تیسرا وہ شخص جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔

شیخ القرآن حضرت مولانا مفتی عبداللہ شاہ صاحب دامت برکاتھم اپنے درس قرآن میں سنت کے متعلق ایک واقع بیان فرماتے ہے۔ کہ جب پاکستان اور بھارت تقسیم ہو رہا تھا تو اس وقت مسلم ہندو فسادات ہو رہے تھے۔ تو اس میں ایک نعش پر مسلمانوں اور ہندوؤں کا آپس جھگڑا ہو رہا تھا۔ مسلمان کہہ رہا ہے تھے کہ یہ میت ہماری ہے۔ اور ہندو کہہ رہے تھے کہ یہ میت ہماری ہے۔ اس پر آپس میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ اتنے میں ایک شخص نے کہا کہ یہ مسلمان ہے۔ ہندوؤں نے اس کے بات پر اعتراض کیا کے تم کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ مسلمان ہے۔ اس شخص نے جواب میں کہہ دیا کہ جب یہ زخمی حالت میں تھا، تو اس کو ایک شخص نے عبدالسلام کے نام سے پکارا اس لئے میں کہتا ہوں کے یہ مسلمان ہے۔ پھر شیخ القرآن صاحب فرماتے ہے، کہ یہ صرف نام کا مسلمان تھا۔ حلیہ سارا کا سارا غیر مذہب لوگوں کی طرح تھا۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ اگر عین موقع پر وہ شخص نہ آجاتا تو ہندو تو اپنے دعوائی میں صحیح تھے۔ اور ہندو وہ میت لے جاتے تو اس کو جلا دیتے، تھا تو مسلمان لیکن حلئے میں ہندوؤں کی طرح۔

سنت حلیہ میں کتنا فائدہ ہے۔ اگر سنت طریقے پر انسان اپنی زندگی گزارے تو اس دنیا میں بھی کامیابی اور آخرت میں بھی کامیابی۔ اس طرح جو شخص سنت طریقے پر عمل کریں اس کے متعلق بھی شیخ القرآن صاحب اپنی ایک درس میں فرماتے ہیں کہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع عثمانی نوراللہ مرقدہ فرماتے ہے۔ کہ میں ایک مرتبہ **روضہ خاتم النبیین سیّدنا محمد** ﷺ کے کچھ فاصلہ پر کھڑا تھا۔

نوٹ: مدینہ منورہ میں لوگ روضہ اقدس کو ہاتھ لگانے اور چھومنے میں کافی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن وہاں کی انتظامیہ لوگوں کو ہجوم کی وجہ سے نہیں چھوڑتے اور جو لوگ سمجھ دار ہوتے ہیں وہ روضہ اقدس سے کچھ فاصلہ پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ جو لوگ روضہ اقدس سے کچھ فاصلہ پر کھڑے ہوتے

ہیں ان کو وہاں کی انتظامیہ کچھ بھی نہیں کہتے۔ اس لئے میں روضہ اقدس سے کچھ فاصلہ پر کھڑا تھا۔ تا کہ روضہ اقدس کو جی بھر کے دیکھ لو!

اسی اثنا میں میرے دل میں ایک بات اتری کہ نبی آخر زمان ﷺ مجھ سے کہہ رہے ہے کہ اے شفیع تم ان لوگوں سے کہہ دوں جو شخص میری سنتوں پر عمل نہیں کرتا (یعنی دعوائی عاشق رسول کا کرتا ہے) اگر وہ روضہ اقدس ﷺ کہ اندر بھی آ جائے تو میں اس کی کچھ بھی نہیں سنتا اور نہ ہی اس کے درود و سلام کا جواب دیتا ہوں۔ اور جو شخص میری سنتوں پر عمل کرتا ہے اگر وہ میرے روضہ اقدس سے ہزار میل دور بھی ہو تو اس کا سلام مجھ تک فرشتے پہنچاتے ہے اور میں اس کا جواب بھی دیتا ہوں۔ ان دونوں واقعات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہیں کہ اگر دنیا میں ہم سنتِ نبوی ﷺ پر عمل کریں گے تو دنیا میں بھی یقیناً کامیابی اور آخرت میں بھی کامیابی کے وعدے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور پُر نور ﷺ کے مبارک سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

اتباعِ سنت کی برکات!

قرآن کریم کی بے شمار آیات اور احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اطاعت، اور آپ ﷺ کی سنتوں کا اتباع ہی انسان کی مکمل اصلاح کے لئے نسخہ اکسیر اور دنیا و آخرت کی ہر کامیابی کا ضامن ہے۔

محمد ﷺ کے طریقے سے قدم جو بھی ہٹائے گا   کبھی رستہ نہ پائے گا کبھی منزل نہ پائے گا

ارشاد خداوندی ہے:۔تم لوگوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں ایک عمدہ نمونہ تھا (اور ہمیشہ رہے گا) (الاحزاب:21)

ایک اور جگہ ارشادِ ربانی ہے:۔اور رسول اللہ ﷺ تم کو جو کچھ دے دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے روک دیں تم رُک جایا کرو۔ (الحشر:7)

حضور اقدس ﷺ کا فرمان ہے:۔تم میں سے کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لے کر آیا ہوں۔

(شرح السنة: باب ردالبدع والاھواء: 98/1)

اللہ تعالیٰ ہمیں اتباعِ سنت کی توفیق عطا فرمائیں!

اتباعِ سنت کے فوائد

1. اتباعِ سنت سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔ 2۔ اتباعِ سنت سے دل کو سکون اور قرار ملتا ہے۔ 3۔ اتباعِ سنت سے روح میں نیکی کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ 4۔ اتباعِ سنت سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ 5۔ اتباعِ سنت سے نبی اکرم ﷺ کی محبت، عشق اور قرب نصیب ہوتا ہے۔ 6۔ اتباعِ سنت سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ 7۔ اتباعِ سنت سے درجات میں ترقی ہوتی ہے۔ 8۔ اتباعِ سنت سے نیک لوگوں کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ 9۔ اتباعِ سنت سے بدکار لوگوں کے دل میں ہیبت واقع ہوتی ہے۔ 10۔ اتباعِ سنت سے دین میں پختگی نصیب ہوتی ہے۔ 11۔ اتباعِ سنت سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ (گلزارِ سنت)

آج سنت سے دوری کی وجہ سے امت کی کشتی آفات و مصائب، تکالیف اور پریشانیوں کے بھنور میں پھنس گئی ہے، جو آج بھی امت سنت پر عمل پیرا ہو جائے تو پھر

مومن جو فدا نقشِ کفِ پائے نبی ﷺ ہو   ہو زیرِ قدم آج بھی عالم کا خزینہ
گر سنتِ نبوی ﷺ کی کرے پیروی امت   طوفان سے نکل جائے گا پھر اس کا سفینہ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی پاک ﷺ کی سنت کی اتباع کو توفیق نصیب فرمائے، اور ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔

آمین ثم آمین

نیند سے بیدار ہونے کی مبارک سنتیں!

سنت: نیند سے اُٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملنا تاکہ نیند کا خمار دور ہو جائے۔

(بخاری و مسلم)

سنت: جاگنے کے بعد یہ دُعا پڑھنا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَا نَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ.

(شمائل ترمذی)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی بخشی، اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

سنت: جاگنے کے بعد مسواک کرنا:

سنت: بیت الخلا جانے سے پہلے بسم اللہ پڑھ کر یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ...

(ترمذی، مشکوٰۃ)

ترجمہ: اے اللہ! میں خبیث شیاطین سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں، خواہ وہ نر ہوں یا مادہ۔

سنت: بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں داخل کریں۔

سنت: بیت الخلا سے باہر نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں۔ اور پھر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ.

(علیکم بسنتی)

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے مغفرت مانگتا ہوں، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے گندگی دور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

گھر سے باہر جانے کی مبارک سنتیں!

سنت: گھر سے باہر جاتے وقت دایاں پاؤں باہر کر کے یہ دُعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ...

(نماز مترجم)

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر نکلا اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

سنت: راستے میں ہر کسی کو سلام کرنا (صحیح سلام) السلامُ علیکم ورحمۃُ اللّٰہ وبرکاتہ:

حدیث کا مفہوم ہیں کہ السلام عُلیکم پر 10 دس نیکیاں ورحمۃ اللّٰہ پر 10 نیکیاں اور و بر کاته پر 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ اس لیے پورے سلام پر ایک مومن کو 30 نیکیاں ملتی ہیں

سنت: بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا کرنا سنت ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَ لَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ "وَهُوَ عَلٰى کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"۔

(نماز مترجم، علیکم بسنتی)

ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، سلطنت اسی کی ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، اور وہ خود زندہ ہے۔ جسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

سنت: راستہ میں ذکر الٰہی کرنا۔ اور راستہ کے دائیں طرف چلنا۔ تیسرے کلمے کا ورد کرنا!

سنت: راستے میں اپنی نظریں نیچے رکھنا۔ تا کہ غیر محرم پر نظر نہ لگے۔

سنت: راستے سے تکلیف دہ شئے ہٹانا۔

سنت: راستے میں جب چڑھائی آئے تو اللہ اکبر کہنا، اور جب اُترائی آئے تو سبحان اللہ کہنا۔ اور جب راستہ میں پل آئے تو یہ دُعا پڑھنا۔ یَارَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ....

مسجد میں داخل اور باہر ہوتے وقت کی مبارک سنتیں!

سنت: مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں داخل کریں اور پھر یہ کلمات کہے
اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ..

ترجمہ: اے اللہ! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

سنت: مسجد میں اعتکاف کی نیت کرنا۔ نیت کی دُعا حسب ذیل ہے۔
نَوَیْتُ لِسُنَّةِ الْاِعْتِکَافِ مَادُمْتُ فِیْ ھٰذِالْمَسْجِدِ...

سنت: بِسْمِ اللّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ...

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (میں مسجد میں قدم رکھتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔

سنت: مسجد سے باہر نکلتے وقت بایاں پاؤں باہر نکال کر پھر یہ کلمات پڑھے۔
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ...

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے فضل کا اور رحمت کا۔

سنت: بِسْمِ اللّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ...

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (میں مسجد میں قدم رکھتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔

پانی پینے کی مبارک سنتیں!

سنت: دائیں ہاتھ سے پانی پینا، بائیں ہاتھ سے پانی پینا شیطان کا عمل ہے۔

سنت: پانی تین سانسوں میں پینا۔

سنت: پانی پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

سنت: پانی بیٹھ کر پینا۔

سنت: پانی دیکھ کر پینا۔

سنت: پانی کے آخر میں الحمدللہ پڑھنا۔

سنت: آب زم زم کا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

آب زم زم پانی پینے کی دُعا!

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعً وَ شِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ...

گھر میں داخل ہونے کی مبارک سنتیں!

سنت: گھر میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں داخل کریں پھر یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ وَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَاوَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا.

(ابوداود)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے گھر کے اندر آنے اور گھر سے باہر جانے کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں۔

ہم اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہی گھر میں آتے ہیں، اور اللہ کے نام کے ساتھ ہی گھر سے جاتے ہیں، اور اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ پر ہی ہمارا بھروسہ ہے۔

سنت: گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا۔ کوئی موجود ہو یا نہ ہو۔

سنت: گھر میں داخل ہوتے وقت دروازیں کی کنڈی سے گھر والوں کو خبردار کرنا۔

فائدہ: بعض اوقات گھر میں خواتین کا بے پردہ ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو کسی ذریعہ سے خبردار کرنا ضروری ہے۔

سفر کی مبارک سنتیں!

سنت: جب گھر سے سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا گھر سے نکلتے وقت پڑھے!

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰه...

ترجمہ: میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے اور اللہ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں...

احادیث میں یہ دُعا بھی وارد ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ...

(مسند احمد)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہی سفر میں (ہمارا) رفیق ہے، اور تو ہی گھر بار میں (ہمارا) قائم مقام (اور محافظ) ہے

پھر وہی راستے کے آداب کے ساتھ چلنا جو پہلے گزر چکے۔

سنت: سواری پر سوار ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں سواری پر رکھنا۔ پھر دائیں ہاتھ سے سواری پکڑنا۔ اور پھر بسم اللہ پڑھ کر یہ کلمات پڑھنا۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَاهٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ..

(علیکم بسنتی)

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات، جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا۔ ہم اس کو قابو میں نہیں لا سکتے اور ہم تو اپنے رب کے پاس ہی لوٹ کر جائیں گے۔

سنت: جب منزل پر پہنچے تو یہ دُعا پڑھے۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

(علیکم بسنتی)

ترجمہ: اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اس کی مخلوق کی شر سے۔۔۔

فائدہ: اس کے پڑھنے سے واپسی تک کوئی چیز اسے ضرر نہ پہنچا سکے گی۔

سنت: جب سفر سے واپس ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

آئِبُوْنَ تَآ ئِبُوْنَ عَا بِدُوْنَ سَا جِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَا مِدُوْنَ۔۔ (حصن حصین)

ترجمہ: ہم (اب سفر سے) لوٹ رہے ہیں، (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتے ہیں، (ہر حال میں اللہ) کی عبادت کرتے ہیں، اپنے پروردگار کی حمد وثنا کرتے ہیں۔

سنت: سفر میں نبی پاک ﷺ یہ چیزیں ساتھ رکھتے تھے۔
تیل، کنگھی، دھاگہ، مسواک، قینچی، سرمہ دانی، آئینہ۔۔۔

(سیرۃ الرسول ﷺ)

کھانے کے متعلق مبارک سنتیں!

سنت: کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھونا، اور کلی کرنا۔

سنت: کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا۔

سنت: کھانا بیٹھ کر کھانا۔

سنت: کھانے میں تین طریقوں سے بیٹھنا سنت ہیں۔

1۔ دونوں گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھنا۔ 2۔ ایک پاؤں بچھا کر بیٹھنا اور دوسرا گھٹنا کھڑا رکھنا۔ 3۔ دونوں زانوؤں کو زمین پر ٹیک کر جھک کر کھانا۔ جیسے نماز میں بیٹھا جاتا ہیں۔

سنت: کھانے کے شروع میں یہ کلمات پڑھنا۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ...

(نماز مترجم)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی دی ہوئی برکت پر (ہم یہ کھانا کھاتے ہیں)

اور اگر یہ کلمات پڑھنا بھول جائے اور درمیان میں یاد آجائے تو یہ کلمات پڑھنا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّ لُهٗ وَ آخِرَهٗ... (علیکم بسنتی)

ترجمہ: میں نے اس کے اول میں اور آخر میں اللہ کا نام لیا۔

سنت: کھانا اپنی جانب والے کنارے سے کھانا۔ درمیان سے یا دوسرے آدمی کے کنارے سے نہ کھانا۔

سنت: کھانا کھانے کے بعد یہ کلمات پڑھنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَا نَا وَ جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ...

(ترمذی)

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

سنت: جب کسی کی دعوت کھائے تو یہ کلمات پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنَا وَاسْقِ مَنْ سَقَانَا.

ترجمہ: الٰہی! جس شخص نے مجھے کھلایا، تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا، تو اسے پلا۔

جمعہ کی مبارک سنتیں!

سنت: جمعہ کے دن غسل کرنا۔

سنت: ناخن کتروانا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، عمدہ کپڑے پہننا وغیرہ وغیرہ۔

سنت: جمعہ کے دن مسجد میں جلدی جانا، تاکہ زیادہ ثواب کا حقدار ہو سکے۔

سنت: جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنا۔

سنت: جمعہ کی نماز کے لئے پیادہ چلنا۔ پیادہ چلنے پر ہر ایک قدم پر ایک سال روزں کا ثواب ملتا ہے۔

(ترمذی شریف)

سونے کے متعلق مبارک سنتیں!

سنت: سونے سے پہلے وضو کرنا۔

سنت: سونے سے پہلے بستر کو جھاڑنا۔

سنت: دائیں کروٹ پر لیٹنا۔

نوٹ: بعض لوگ اُلٹا سوتے ہے۔ اُلٹا سونا اہل عفلت اور نادان لوگوں کا طریقہ ہے کہ سینہ اور منہ جیسے افضل اعضاء کو بلاوجہ ذلیل کرتے ہیں، اور یہ اہل جہنم کا طریقہ ہے۔

(ابن ماجه)

ایک دن رسول خدا ﷺ نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس طرح لیٹنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔

(ترمذی)

بعض لوگ بائیں کروٹ پر لیٹتے ہیں یہ غیر مسلم لوگوں کا طریقہ ہیں۔ بعض لوگ چت لیٹتے ہیں یہ اہل عبرت کا طریقہ ہے۔ حقیقت میں دائیں طرف لیٹنا سنت نبوی ﷺ ہے۔ اور یہ نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ جو داہنے ہاتھ پر سر رکھ کر سوتے ہیں تا کہ غفلت کی نیند طاری نہ ہو اور عبادت سے نہ رہ جائے۔

نوٹ: جب دائیں کروٹ پر لیٹے پھر نیند میں رُخ تبدیل ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

سنت: لیٹتے وقت یہ دُعا پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی...

(بخاری)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے نام پر مروں گا اور تیرے ہی نام پر جیتا ہوں۔

سنت: ۳۳ بار سُبحان للّٰہ، ۳۳ بار الحمد للّٰہ، ۳۴ بار اللّٰہُ اکبر پڑھنا...

(حصن حصین)

فائدہ: یہ وہ عظیم ترین عطیہ ہے جو آقائے دو جہان حضور پُر نور ﷺ نے اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ الزہرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا کو غلام اور کنیز کی بجائے عطا کیا اور فرمایا یہ تمہارے لئے غلام و کنیز سے بہتر ہے۔

سنت: آیت الکرسی پڑھنا۔ حدیث شریف میں ہیں کہ جو شخص سوتے وقت آیت الکرسی پڑھ لے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک محافظ فرشتہ اس پر مقرر رہے گا۔ اور کوئی شیطان اس کے پاس نہ آئے گا۔

سنت: سونے سے پہلے سورۃ بقرہ کی آخری تین آیاتیں پڑھنا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ کوئی عقلمند سورۃ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھے بغیر سو جائے گا۔

(حصن حصین)

سنت: سورۃ فاتحہ، سورۃ کافرون، سورۃ اخلاص، سورۃ فلق، سورۃ ناس، اور تین مرتبہ استغفار پڑھنا۔

سنت: سوتے ہوئے ڈر جائے تو یہ کلمات پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ وَمِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرُّوْیَا...

(نماز مترجم)

ترجمہ: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے اور اس خواب کی بُرائی سے۔

لباسِ نبوی ﷺ

آنحضرت ﷺ کا لباس نہایت سادہ اور معمولی ہوتا تھا، فقیرانہ اور درویشانہ زندگی تھی، عام لباس آپ کا تہمد، چادر، کُرتہ، جبہ، اور کمبل تھا، جس میں پیوند لگا ہوتا تھا۔ آپ کو سبز لباس پسند تھا آپ کی پوشاک عموماً سفید ہوتی تھی۔

چادر:۔۔

یمنی چادر جس پر سبز اور سُرخ خطوط ہوں آپ کو بہت مرغوب تھی جو بردیمانی کے نام سے مشہور تھی، خالص سرخ سے منع فرماتے۔

ٹوپی:۔۔

سر سے چمٹی ہوئی تھی اور اونچی ٹوپی کبھی استعمال نہیں فرمائی، ابو کبشہ انماری سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی ٹوپیاں چپٹی سر سے لگی ہوتی تھیں، اونچی نہیں ہوتی تھیں۔

عمامہ:۔۔

آقا مدنی ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی کا التزام رکھتے تھے، فرماتے ہیں کہ ہم میں اور مشرکین میں بھی فرق ہے کہ ہم ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں۔

(ابوداؤد)

حضور پرُنور ﷺ جب عمامہ باندھتے تو اس کا شملہ دوشانوں کے درمیان لٹکا لیتے ،اور کبھی دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب ڈال لیتے اور کبھی تحت الحنک (ٹھوڑی کے نیچے) لپیٹ لیتے ،حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے جنگ بدر میں اور جنگ حنین میں میری امداد کے لئے ایسے فرشتے اُتارے جو عمامے باندھے ہوئے تھے، جس کا ذکر

قرآن کریم میں ہے:

(سورۃ:۔۳:۔آل عمران:۔)

پاجامہ:۔۔

حدیث میں ہے کہ آپ نے منیٰ کے بازار میں پاجامہ بکتا ہوا دیکھا، دیکھ کر اسے پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس میں بہ نسبت ازار کے تستر زیادہ ہے اور اس کو خرید فرمایا۔ لیکن استعمال کرنا ثابت نہیں۔

قمیص:۔۔

پیراہن آپ کو بہت محبوب تھا، سینہ پر اس کا گریبان تھا، کبھی کبھی اس کی گھنڈیاں کھلی ہوئی ہوتی تھیں۔

لنگی:۔۔

آپ کے تمام کپڑے ٹخنوں سے اوپر رہتے تھے۔ بالخصوص آپ کا تہبند آدھی پنڈلی تک ہوتا تھا۔

موزے:۔۔

موزے بھی استعمال فرماتے تھے اور ان پر مسح فرماتے۔

گدا:۔۔

آپ کا گدا ایک چمڑے کا ہوتا تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی اور بسا اوقات حضور اکرم ﷺ ایک بوریئے پر سویا کرتے تھے۔ حصیر (بوریا) آپ کا بستر تھا۔

انگوٹھی:۔۔

دستِ مبارک میں چاندی کی انگوٹھی بھی استعمال فرماتے تھے، آنحضرت ﷺ نے جب قیصرِ روم اور نجاشی شاہ حبشہ وغیرہ کو دعوت اسلام کے خطوط لکھنے کا ارادہ فرمایا کہ سلاطین بدون مہر کے

کوئی تحریر قبول نہیں کرتے، اس لئے آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی، جس میں تین سطروں میں اوپر نیچے محمد رسول اللہ ﷺ لکھا ہوا تھا۔

نعلینِ مبارک:۔۔

نعلین مبارکین چپل کے طرز کے ہوتے تھے کہ جس میں نیچے صرف ایک تلا ہوتا تھا، اور اوپر دو تسمے ہوتے تھے، جن میں انگلیاں ڈال لیتے تھے۔

نقل از:۔۔کتاب۔۔سیرۃُ المصطفیٰ ﷺ۔ازافادات۔۔حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

درود شریف پڑھنے کے فضائل

حضرت محمد ﷺ پر درود شریف پڑھنا قرآن مجید میں اور بہت سی احادیث احادیث کی کتابوں میں کثرت سے موجود ہیں۔ جن میں درود شریف پڑھنے کے فضائل اور نہ پڑھنے والے کے متعلق کافی وعیدیں وارد ہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْ تَسْلِیْمًا۔

(القرآن)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں حضور پُر نور ﷺ پر پس اے ایمان والوں! تم بھی محمد ﷺ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔۔۔

نبی آخر زمان حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود بھیجے۔ اور جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے اللہ رب العزت اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا، اور اس کے دس گناہ معاف فرمادیں گا، اور اس کے دس درجے بلند کرے گا، دس نیکیاں اعمال نامہ میں لکھے جائے گے۔

اس کے برعکس جو شخص نبی پاک ﷺ پر درود نہیں پڑھتا اس کے متعلق بھی احادیث موجود ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔

حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ۔ ہم لوگ قریب ہو گئے۔

جب حضور ﷺ نے منبر پر پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو فرمایا: آمین۔ جب دوسرے

پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔

جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم سے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو آج سے پہلے کبھی نہیں سنی تھی. آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے آئے تھے جب میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جاوے وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے کہا: آمین۔ پھر جب دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو جاوے وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا: آمین۔ جب تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو جاوے وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کردیں۔ اس پر بھی میں نے کہا: آمین۔ (فضائل درود)

اللہ تعالیٰ ہمیں کثرت سے حضور اقدس ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

آمین!

حضور ﷺ کا حسن و جمال!

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زلیخا کی سہیلیاں اگر رسول اکرم ﷺ کا چہرہ انور دیکھ لیتیں تو بجائے ہاتھوں کے اپنے دلوں کو چیر لیتیں۔ (کیونکہ حضور ﷺ حسن و جمال میں انتہائی درجہ پر ہیں)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے محبوب کبریا ﷺ کا پورا حسن و جمال ظاہر نہیں فرمایا، اگر ظاہر فرمادیتے تو لوگوں میں حضور ﷺ کو دیکھنے کی طاقت نہ ہوتی۔ اس راز کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خوب سمجھا اور کس خوبصورتی سے بیان فرمایا۔

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَآءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاً مِنْ کُلِّ عَیْبٍ
کَاَنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَآءُ

ترجمہ: اور آپ سے بہتر ذات کبھی میری آنکھ نے نہ دیکھی۔ اور آپ سے زیادہ خوبصورت شخص کبھی عورتوں نے نہیں جنا۔ آپ کو ہر عیب سے پاک سے پاک پیدا کیا گیا گویا جس طرح خود آپ نے چاہا اسی طرح آپ کو بنایا گیا۔

حضور ﷺ کے حسن و جمال میں اس نیت سے غور کرنا چاہئے کہ آپ کی محبت ہمارے دل میں بڑھے اور صداقت کیساتھ ہمارے دل میں یہ جذبہ پیدا ہو کہ:۔

میرا تن ہو فدا، میرا من ہو فدا

میرا دھن ہو فدا، اے رسولِ خد

لاکھ جانیں بھی گر ہوں مجھ کو عطا

تم پہ کردوں فدا مظہر کبریا ﷺ

دل و جان فدا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم آپ کے ایک ایک حکم کو مانیں اور آپ کی مبارک سنتوں کو اپنے عمل سے زندہ کریں، ورنہ محض زبانی محبت ظاہر کرنے سے کچھ نہیں ہوتا، اپنی شکل و صورت لباس، معاشرت، معاملات سنت کے مطابق رکھیں۔ کھانا، سونا، جاگنا، ملنا، جلنا، سب کچھ سنت کے مطابق کریں، کیونکہ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے، وہ اسی کے مطابق بننے اور خود کو ڈھالنے کی کوشش کرتا ہے، اور یہی اس کے سچے عاشق ہونے کی علامت ہے۔ حضور ﷺ کی محبت جو کہ ہر مسلمان کے دل میں موجود ہے، اس کو مزید بڑھانے کے لئے محبت سے سرشار ہوکر پوری توجہ سے حضور ﷺ کا حلیہ مبارک پڑھنا چاہئے، اپنی آنکھوں کو حضور کے جمالِ جہاں آرا سے منور کیجئے۔ اور ایک ایک نقش کو اپنے دل و دماغ میں اس طرح بسائیے کہ دل میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کے علاوہ کسی اور کی محبت باقی نہ رہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حقیقت میں حضور ﷺ کے سچے عاشق تھے، انہوں نے اپنی عملی زندگی سے اس عشق و محبت کا ثبوت دیا اور بتادیا کہ صرف زبانی محبت کافی نہیں، آپ ﷺ کی سنتوں سے قلبی محبت اور دل و جان سے ان پر عمل لازمی ہے، جو کہ پوری طرح ہمارے اختیار میں ہے۔

لہٰذا حضور ﷺ کے حسن و جمال کو پڑھیں، سوچیں تا کہ آپ کی محبت دل میں اتنی پیدا ہو جائے جو ہمیں اتباع سنت کے لئے بیدار کر دے۔

آیئے! نئے عہد اور ولولہ کیساتھ اتباع سنت کا عزم کریں، کوتاہی ہو جائے تو معافی مانگیں پھر عہد تازہ کر کے عمل شروع کر دیں۔ اور زندگی بھر یہی کرتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین والی محبت کا کچھ حصہ ہمیں بھی عطا فرما دیں۔

آمین ثم آمین!

چہل درود شریف

﴿1﴾ درودِ ابراھیمی

اس درود کے متعلق شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا نور اللہ مرقدہٗ اپنی کتاب فضائل درود میں تحریر کرتے ہے کہ اگر کوئی شخص یہ دعوائی کرے کہ میں نے سرور کائنات محمد ﷺ پر سب سے بہتر درود پاک پڑھا ہے تو وہ اپنے دعوائی میں سچا ہے۔ اور وہ درود یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! تو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراھیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی ہے۔ بے شک تو ہی لائق حمد وثناء، بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے۔ اے اللہ! تو محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر برکتیں نازل فرما، جسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراھیم علیہ السلام پر اور آل ابراھیم علیہ السلام پر۔ بے شک تو ہی تعریف کے لائق، بڑائی اور بزرگی کا مالک ہے۔

(فضائل درود)

﴿2﴾ حضور ﷺ کی شفاعت۔ حسنِ خاتمہ کی بشارت!

رسول کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق اس درود کے پڑھنے والے کے لئے حضور

اقدس ﷺ کی شفاعت واجب ہوگی، جس میں اس کے حسنِ کاتمہ کی بشارت ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ...

﴿3﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّهٖ اَدَاءً، وَاَعْطِهِ الْوَسِیْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ، وَاجْزِهِ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ، وَاجْزِهِ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا عَنْ اُمَّتِهٖ، وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَالصَّالِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ...

﴿4﴾

مال میں زیادتی کے لئے / روزی میں برکت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ...

ترجمہ: اے اللہ! رحمتیں نازل فرما محمد ﷺ، اپنے بندے اور اپنے رسول ﷺ پر، اور تمام ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر۔

جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اس کا مال بڑھ جائے ہو مذکورہ درود شریف پڑھا کرے۔

(زادالسعید)

﴿5﴾

قرض کی ادائیگی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ..

ظہر کی نماز کے بعد یہ درود شریف سو مرتبہ پڑھنے والے کو تین باتیں حاصل ہوگی۔

ا۔۔۔کبھی مقروض نہ ہوگا۔

۲۔۔۔اگر قرض ہوگا تو وہ ادا ہو جائے گا، خواہ جتنا بھی قرض ہو۔

۳۔۔۔قیامت کے دن اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔۔

(درود وسلام کا حسین مجموعه)

﴿6﴾ بڑے پیمانہ سے ثواب ملنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ...

ترجمہ: اے اللہ! تو نبی اُمّی محمد ﷺ پر، ان کی بیویوں پر، جو مومنین کی مائیں ہیں اور ان کی اولاد پر اور اہل بیت پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل فرمائی، بے شک تو ہی لائق مدح وثنا اور بڑائی و بزرگی کا مالک ہے۔

حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جو شخص چاہے کہ بڑے پیمانہ کے ساتھ اس کو ثواب دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھے۔۔۔

(درود و سلام کا حسین مجموعه)

﴿7﴾

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَاتِکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ...

﴾8﴿ بڑا جام کوثر عطا ہونا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّہٖ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ...

جو شخص رسول کریم ﷺ کے حوضِ کوثر سے بڑے پیمانہ کے ساتھ پانی نوش کرے، اس کو چاہئے کہ یہ درود شریف پڑھا کریں۔۔

﴾9﴿ افضل درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدَنِ الَّذِیْ مَلَاءَ تَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنَیْہِ مِنْ جَمَالِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَّسْرُوْرًا مُّوءَ یَّدَ امَّنْصُوْرًا..

شیخ ابو عبد اللہ بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں ۱۰۰۰ مرتبہ رسول کریم ﷺ کی زیارت ہوئی، آخری مرتبہ میں انہوں نے حضور ﷺ سے افضل درود شریف دریافت کیا تو آپ ﷺ نے یہ درود شریف تعلیم فرمایا۔۔۔

(درود وسلام کا حسین مجموعہ)

﴾10﴿ خواب میں نبی پاک ﷺ کا یہ درود پسند کرنا

حضرت اقدس شیخ المشائخ حضرت حضرت شاہ ولی اللہ نورا للہ مرقدہ [حرزِ ثمین] پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھنے کا حکم فرمایا تھا۔ جب خواب میں حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی تو حضور اقدس ﷺ کی

خدمت میں یہ درود شریف پڑھا تو حضور ﷺ نے اس کو پسند فرمایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ...

﴿11﴾ اسّی ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا...

جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف اور اسّی (۸۰) سال عبادت کا ثواب اس کے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا۔

(فضائل درود شریف)

﴿12﴾ پریشانیوں کا دور ہونا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاهِرِ الزَّکِیِّ صَلَاةً تُحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَ تُفَکُّ بِهَا الْکُرَبُ..

یہ درود شریف بار بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پریشانی دور فرما دیتے ہیں۔

(درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴿13﴾ ستر (۷۰) فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈالے

جَزَ اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهُ ...

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جزا دے محمد ﷺ کو ہم لوگوں کی طرف سے جس کے بدلے کہ وہ مستحق ہیں۔

فائدہ: اس درود کو پڑھنے سے ستر ہزار فرشتے ایک ہزار دن تک اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتے ہیں۔

﴿14﴾ جنت کے پھل

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ..

جو شخص روزانہ اس درود شریف کی پابندی کرے وہ جنت کے خاص پھل اور میوے کھائے گا۔

(درود وسلام کا حسین مجموعہ)

اس درود کے متعلق حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔ یہ درود ابو الفضل قومانی پڑھتے تھے۔

ایک مرتبہ کسی شخص نے حضور پرنور ﷺ کو خواب میں دیکھا تو نبی پاک ﷺ نے مجھے فرمایا۔ ابوالفضل قومانیؒ کو میرا اسلام کہنا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا بات ہے؟ تو سردارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مجھ پر روزانہ سو مرتبہ یا اس سے زیادہ یہ درود پڑھتا ہے۔۔۔

(فضائل درود. ص۵۶)

﴾15﴿

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنَّا مَاھُوَاَھْلُہٗ...

(فضائل درود. ص ۵٦)

﴾16﴿ ہر درد کی دوا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍبِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ...

ہر درد اور بیماری دور ہونے کے لئے اول و آخر مذکورہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں مع بِسْمِ للّٰہِ، اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کریں.... (درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴾17﴿ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ...

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ (میں مسجد میں قدم رکھتا ہوں) اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ہو۔

فائدہ: نبی پاک ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے یا مسجد سے نکلتے تو یہ درود پڑھتے۔

(حصن حصین)

﴾18﴿ عرشِ عظیم کے برابر ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍمِّلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ..

اس درود شریف کے پڑھنے والے کو آسمان و زمین بھر کر اور عرشِ عظیم کے برابر ثواب ملتا

ہے۔

(درود وسلام کا حسین مجموعہ)

﴿19﴾ حضور اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَلِحَقِّہٖ اَدَاءً...

جو شخص نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۳۳۔۳۳۔ بار یہ درود شریف پڑھے گا تو اس شخص کی قبر کے اور روضہ اقدس کے درمیان ایک کھڑکی کھول دی جائے گی اور روضہ اقدس کی راحت اس کو نصیب ہوگی۔۔

(درود وسلام کا حسین مجموعہ)

﴿20﴾ خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کرنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی...

﴿21﴾ دنیا وآخرت کی برکات کا حصول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا وَّبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا...

دنیا اور آخرت کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے اپنے وظائف و معمولات کے ختم پر یہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔

(درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴿22﴾ حضور اقدس ﷺ کی زیارت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ...

جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا، اسکو خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوگی

﴿23﴾ کامل درود پاک

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ...

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول کریم ﷺ سے ایسا درود شریف دریافت کیا جس کو کامل درود شریف کہا جا سکے تو آپ ﷺ نے درود بالا تلقین فرمایا۔

(درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴿24﴾ ثواب میں سب سے زیادہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ...

یہ درود شریف پڑھنے میں چھوٹا اور ثواب میں سب سے زیادہ ہے۔ جو شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ اس کو پڑھے تو کبھی محتاج نہ ہو۔

(درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴿25﴾ اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ...

حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جو شخص اسّی ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے اسّی ۸۰ سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔۔۔ (درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴿26﴾ قربِ خاص حاصل کرنے کا ذریعہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ...

رسول کریم ﷺ نے ایک روز ایک شخص کو اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس پر تعجب ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا یہ شخص مجھ پر مذکورہ درود پڑھتا ہے۔ (درود وسلام کا حسین مجموعہ)

﴿27﴾

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ...

﴿28﴾ تابعین رحمۃ اللہ علیہ کا درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَبِیْنَا اِبْرَاھِیْمَ...

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔ میں نے ستر سال سے زیادہ حضرات تابعین رحمہم اللہ کو دورانِ طواف یہ درود شریف پڑھتے ہوا سنا۔۔۔

(درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴿29﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ، وَمَعْدِنِ اَسْرَارِکَ، وَلِسَانِ حُجَّتِکَ، وَعُرُوْسِ مَمْلُکَتِکَ، وَاِمَامِ حَضْرَتِکَ، وَطِرَازِ مُلْکِکَ، وَخَزَائِنِ رَحْمَتِکَ، وَطَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ، اَلْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ اِنْسَانُ عَیْنِ الْوُجُوْدِ، وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنُ اَعْیَانِ خَلْقِکَ، اَلْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِکَ صَلَاۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ، وَتَبْقٰی بِبَقَائِکَ، لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلَاۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْهِ، وَتَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ...

﴿30﴾

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ، وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ لرُّکْنِ وَالْمَقَامِ، اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ...

﴿31﴾

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍفِی الْاَرْوَاحِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ...

یہ درود شریف بھی شیخ الحدیث صاحبؒ کی کتاب فضائل درود سے لی گئی ہے۔

﴿32﴾

يَامَنْ يُّجِيْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِى لظُّلَم ‏ ‏ ‏ يَامَنْ يُّجِيْبُ دُعَاءَ الْمُضْطَرِّ فِى لظُّلَم

شَفِّعْ نَبِيَّکَ فِیْ ذُلِّیْ وَمَسْکَنَتِی ‏ ‏ ‏ وَاسْتُرْ فَاِنَّکَ ذُوْفَضْلٍ وَّذُوْکَرَم

وَاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ وَسَامِحْنِیْ بِهَا کَرَم ‏ ‏ ‏ تَفَضُّلاً مِنْکَ یَا ذَالْفَضْلِ وَالنِّعَم

اِنْ لَّمْ تُغِثْنِیْ بِعَفْوٍ مِّنْکَ یَا اَمَلِی ‏ ‏ ‏ وَاخَجْلَتِیْ وَا حَیَائِیْ مِنْکَ وَانَدَمِی

یَارَبِّ صَلِّ عَلَى الْهَادِیْ الْبَشِیْرِ وَمَنْ ‏ ‏ ‏ لَهُ الشَّفَاعَةُ فِیْ الْعَاصِیْ اَخِیْ النَّدَم

یَارَبِّ صَلِّ عَلَى الْمُخْتَارِ مِنْ مُضَر ‏ ‏ ‏ اَزْکَی الْخَلَائِقِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَم

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی خَیْرِ الْاَنَامِ وَمَن ‏ ‏ ‏ سَادَ الْقَبَائِلَ فِیْ الْاَنْسَابِ وَالشِّیَم

صَلّٰی عَلَیْهِ الَّذِیْ اَعْطَاهُ مَنْزِلَةً ‏ ‏ ‏ عُلْیَاءَ اِذْ کَانَ حَقًّا اَفْضَلَ الْاُمَم

صَلّٰی عَلَیْهِ الَّذِیْ اَعْلَاهُ مَرْتَبَةً ‏ ‏ ‏ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِیْبًا بَارِئُ النَّسَم

صَلّٰی عَلَیْهِ صَلَاةً لَا انْقِطَاعَ لَهَا ‏ ‏ ‏ مَوْلَاهُ ثُمَّ عَلٰی صَحْبٍ وَّذِیْ رَحِم

ترجمہ:

﴿1﴾ اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھریوں کی دعائیں قبول کرتا ہے، اے وہ پاک ذات جو مضرتوں کو بلاؤں کو، بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے۔

﴿2﴾ اپنے نبی پاک ﷺ کی شفاعت میری ذلت اور عاجزی میں قبول فرمالے، اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما، بے شک تو احسان اور کرم والا ہے۔

﴿3﴾ میرے گناہوں کو معاف فرما اور ان سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے، اے احسان والے اور اے نعمتوں والے۔

﴿4﴾ اے میرے امید گاہ! اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہوگی، کتنی تجھ سے شرم

﴿34﴾ دوزخ سے نجات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ...

حضرت خلّاد رحمة الله عليه جمعہ کے دن یہ درودشریف ایک ہزار مرتبہ پڑھا کرتے تھے، ان کے انتقال کے بعد ان کے تکیہ کے نیچے سے ایک کاغذ ملا جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ خلّاد بن کثیر رحمة الله عليه کے لئے دوزخ سے آزادی کا پروانہ ہے۔

(درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴿35﴾ جنت میں ٹھکانہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّی وَعَلَیْہِ السَّلَامُ...

(درود و سلام کا حسین مجموعہ)

جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ درودشریف پڑھنے والے کو مرنے سے پہلے جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھادیا جائے گا۔

﴿36﴾ مغفرت کا ذریعہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ..

امام اسماعیل بن ابراہیم مُزنی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا، اس درودشریف کے برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور عزّت واحترام سے جنت میں لیجانے کا حکم دیا۔

(زادالسعید)

﴿37﴾ ایمان کی حفاظت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ...

جو شخص پچاس مرتبہ دن میں اور پچاس مرتبہ رات میں اس درود شریف کا وِرد رکھے، تو اس کا ایمان جانے سے محفوظ ہوگا۔ (درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴿38﴾ تمام اوقات میں درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ کَلَامِنَا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ کَلَامِنَا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ آخِرِ کَلَامِنَا..

شیخ الاسلام ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص دن اور رات میں تین تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے وہ گویا رات کے تمام اوقات میں درود بھیجتا رہا۔۔۔

(درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴿39﴾ اولاد کو عزّت ملنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ کَذٰلِکَ.

جو شخص صبح و شام سات سات مرتبہ اس درود شریف کو پابندی سے پڑھتے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی اولاد کو باعزت رکھے گا۔۔ (درود و سلام کا حسین مجموعہ)

﴿40﴾ موجودہ خوفناک اور خطرناک حالات کے لئے !

درودِ تُنجینا (مدنی وظیفہ)

درود تُنجینا کے متعلق شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک صالح بزرگ صالح موسیٰ ضریرؒ کا قصہ فضائل درود شریف میں تحریر فرمایا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا۔

اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی۔ اس حالت میں نبی کریم ﷺ نے مجھ کو اس درود کی تعلیم دی۔ اور فرمایا کہ جہاز والے اس درود کو ایک ہزار (۱۰۰۰) دفعہ پڑھے۔ ہم نے تین سو (۳۰۰) دفعہ ہی پڑھا تھا کہ جہاز نے نجات پائی۔ اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔

ابھی حال ہی میں مدینہ منورہ میں ایک متبع سیّد بزرگ نے خواب میں نبی پاک ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ وہ سیّد بزرگ فرماتے ہے کہ نبی پاک ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ درودِ تُنجینا کو عام کرو۔

خصوصاً پاکستان میں جو حالات ہیں اس کے لئے خصوصی اہتمام سے یہ وظیفہ پڑھیں۔ اور عاشق رسول ﷺ خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ. ولی کامل پیر طریقت رہبرِ شریعت حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن ہزاروی دامت برکاتہم کو فرمائیں کے وہ اس درود کو اپنے حلقہ میں خوب پھلائیں۔

درود تُنجینا کو شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ آفات سے حفاظت کے لئے یہ وظیفہ روزانہ بعد از نماز عشاء ۷۰ بار پڑھتے تھے۔ اور روزانہ پڑھنے کو فرماتے بھی تھے۔

حکیم الامت حضرت اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے زادالسعید میں اور حضرت ڈاکٹر عبدالحئی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب اسوہ رسول اکرم ﷺ میں اس درود شریف کو یوں لکھا ہے۔حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ اس درود کو کثرت سے پڑھنا اور مکان میں چسپاں کرنا تمام امراض وبائیہ، ہیضہ و طاعون وغیرہ سے حفاظت کے لئے مجرب ہے اور قلب کو عجیب اطمینان بخشتا ہے۔اس کے برکات بے شمار ہیں۔

حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بزرگوں کے بھی مجربات میں ہے۔لہٰذا اس کو خوب پڑھیں، خوب پھیلائیں اور نجات پائیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ، وَ تَقْضِیْ لَنَابِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِھَا اَعْلَی الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ...

ترجمہ:۔ اے اللہ! تو ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی اولاد پر رحمت نازل فرما، ایسی رحمت کہ جس کے ذریعے تو ہمیں سارے خطرات اور آفتوں سے نجات عطا فرمائے ،اور جس کے ذریعے تو ہماری ساری ضرورتوں کو پورا کرے، اور جس کے ذریعے تو ہمیں سارے گناہوں سے پاک کرے، اور جس کے ذریعے تو ہمارے درجوں کو اپنے ہاں بلند کرے، اور جس کے ذریعے تو ہمیں زندگی میں اور موت کے بعد کی ساری بھلائیوں کے منتہائے مقاصد تک پہنچا دے۔بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

درود شریف پڑھنے پر انعامات

درود شریف کے ثواب میں اللہ تعالیٰ کا بندہ پر درود بھیجنا، اس کے فرشتوں کا درود بھیجنا، اور آقا مدنی ﷺ کا خود اس پر درود بھیجنا، اور درود پڑھنے والے کی خطاوں کا کفارہ ہونا، اور اس کے اعمال کو پاکیزہ بنا دینا، اور ان کے درجات کا بلند ہونا، اور گناہوں کا معاف ہونا، اور خود درود کا مغفرت طلب کرنا درود پڑھنے والے کے لئے، اور اس کے اعمال نامہ میں ایک قراط کے برابر ثواب کا لکھا جانا، اور قراط بھی وہ جو اُحد کے پہاڑ کے برابر ہو، اور اس کے اعمال بڑے ترازو میں تلنا، اور جو شخص اپنی ساری دُعاؤں کو درود بنا دے اس کے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت، اور خطاؤں کا مٹا دینا، اور اس کے ثواب کا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ ہونا، اور اس کی وجہ سے خطرات سے نجات پانا، اور حضور پُر نور ﷺ کا قیامت کے دن اس کے لئے شاہدہ و گواہ بننا، اور سردارِ دو عالم ﷺ کی شفاعت کا واجب ہونا، اور اللہ کی رضا، اور اللہ کی رحمت کا نازل ہونا، اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے امن کا حاصل ہونا، اور قیامت کے دن عرش کے سایہ میں داخل ہونا، اور اعمال کے تلنے کے وقت نیک اعمال کے پلڑے کا جھکنا، اور حوض کوثر پر حاضری کا نصیب ہونا، اور قیامت کے دن پیاس سے امن کا نصیب ہونا، اور جہنم کی آگ سے خلاصی کا نصیب ہونا، اور پل صراط پر سہولت سے گزر جانا، اور مرنے سے پہلے اپنا مقرّب ٹھکانہ جنت میں دیکھ لینا، اور جنت میں بہت ساری بیبیوں کا ملنا، اور اس کے ثواب کا بیس جہادوں سے زیادہ ہونا، اور نادار کے لئے صدقہ کے قائم مقام ہونا۔

اور درود شریف زکوٰۃ ہے اور طہارت ہے اور اس کی وجہ سے مال میں برکت ہوتی ہے، اور اس کی برکت سے سو حاجتیں بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب ہے، اور مجالس کے لئے زینت ہے، اور فقر کو اور تنگی معیشت کو دور کرتا ہے، اور اس کے ذریعہ سے اسباب خیر تلاش کیے جاتے ہیں۔

اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور اقدس ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا، اور اس کی برکت سے خود درود پڑھنے والا اور اس کے بیٹے اور پوتے منتفع ہوتے ہیں، اور وہ بھی منتفع ہوتا ہے، کہ جس کو درود شریف کا ایصال ثواب کیا جائے، اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں تقرب حاصل ہوتا ہے، اور وہ بے شک نور ہے، اور دشمنوں پر غلبہ حاصل ہونے کا ذریعہ ہے، اور دلوں کا نفاق سے اور زنگ سے پاک کرتا ہے، اور لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے، اور خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے، اور اس کا پڑھنے والا اس سے محفوظ رہتا ہے کہ لوگ اس کی غیبت کریں۔ درود شریف بہت بابرکت اعمال میں سے ہے، اور افضل ترین اعمال میں سے ہے اور دین و دنیا دونوں میں سے سب سے زیادہ نفع دینے والا عمل ہے، اور اس کے علاوہ بہت سے ثواب جو سمجھ دار کے لئے اس میں رغبت پیدا کرنے والے ہیں۔۔۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی درودِ پاک کی برکات سے نوازیں!

ذکراللہ

اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ایسی لذیذ اور آسان عبادت ہے کہ اسے انسان معمولی سی توجہ سے ہر وقت انجام دے سکتا ہے ذکر اللہ کے فضائل اور فوائد بے شمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جا بجا اپنا ذکر کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا...

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو:

ظاہر ہے کہ ذکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ نہیں، وہ بندوں کے ذکر کرنے سے بے نیاز ہے۔ لیکن اس میں بندوں کا فائدہ ہے، کہ ذکر کی کثرت سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط ہوتا ہے اور انسان کی روح کو غذا ملتی ہے، جس سے اس میں بالیدگی اور قوت پیدا ہوتی ہے۔ اس روحانی قوت کے نتیجے میں انسان کے لئے نفس اور شیطان کا مقابلہ آسان ہو جاتا ہے اور گناہوں سے بچنے میں بھی سہولت ہوتی ہے۔ اور ہر ذکر کے ساتھ نامہ اعمال میں نیکیوں کا اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

ایک صاحب نے رسول خدا ﷺ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل اور قیامت کے دن سب سے بلند رتبہ عبادت کون سی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر:۔ (جامع الاصول۔ ج۔۴۔ ص۔۴۷۵)

ایک صحابی نے ایک مرتبہ آں حضرت ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! نیکیوں کی قسمیں تو بہت ہیں، اور میں ان سب کو انجام دینے کی استطاعت نہیں رکھتا، لہٰذا مجھے ایسی چیز بتا دیجئے جسے میں گرہ باندھ لوں۔ اور زیادہ باتیں نہ بتائیے گا، کیوں کہ میں بھول جاؤں گا۔

آقا مدنی ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا: تمہاری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہا کرے۔

(جامع ترمذی شریف)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آں حضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جس گھر میں اللہ کا ذکر کیا جائے اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہ کیا جائے، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے۔(یعنی ذکر والا گھر زندہ ہے اور بغیر ذکر والا گھر مردہ ہے۔

(بخاری و مسلم شریف)

ایک اور حدیث میں ہے کہ آں حضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ کسی مجلس سے اس حالت میں اٹھ جائیں کہ اس میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ مردار گدھے پر سے اُٹھے، اور یہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن حسرت کا باعث بنے گی (یعنی یہ حسرت ہوگی کہ اتنا وقت ہم نے بے کار ضائع کر دیا)۔۔اسی لئے حدیث میں آں حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر مجلس کے آخر میں یہ کلمات پڑھ لینے چاہئیں:

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ...

یہ دُعا پڑھنے سے اس مجلس کی کوتاہیوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔۔

(نسائی)

ذکر اللہ کی ان عظیم فضیلتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو اتنا آسان بنا دیا ہے کہ اس کے لئے کوئی شرط عائد نہیں فرمائی۔ اگر وضو کے ساتھ قبلہ رخ ہو کر یکسوئی سے ذکر کر سکے تو بہت اچھا ہے۔

لیکن اس کا موقع نہ ملے تو چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، کام میں لگے ہوئے ہر حال میں یہ عبادت انجام دی جا سکتی ہے۔ اس کے لئے وضو بھی شرط نہیں، بلکہ حالت جنابت اور حالت حیض میں بھی ذکر جائز ہے۔

صرف برہنگی کی حالت میں یا نجاست کے مقامات پر مثلاً بیت الخلاء میں زبان سے ذکر نہیں کرنا چاہئے۔ اس وقت بھی دل دل میں ذکر کرنا جائز ہے۔

لہٰذا اس عظیم عبادت کا ثواب انسان ہر وقت بغیر کسی خاص محنت و مشقت، کے حاصل کر سکتا

ہے۔اور مناسب یہ ہے کہ دن رات میں کچھ وقت تو ایسا مقرر کرلیا جائے جس میں باقاعدہ باوضو اور قبلہ رخ ہو کر یکسوئی سے ذکر کیا جائے اور باقی اوقات میں چلنے پھرنے، کاموں کے درمیان، لیٹے بیٹھے جتنا ذکر کی توفیق ہو جائے نعمت ہی نعمت ہے۔

خاص خاص اذکار کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ بہت مفید ہے:۔

۱۔ فضائل ذکر:۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ۔

۲۔ ذکر اللہ:۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۳۔ معمولات یومیہ:۔ سیدی وسندی حضرت ڈاکٹر عبدالحیٔ رحمۃ اللہ علیہ۔

چند مختصر اذکار مندرجہ ذیل ہے، چلتے پھرتے ان کو وردِ زبان رکھنے کی عادت ڈال لی جائے۔

۱۔ حدیث میں آں حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب چار کلمے ہیں:۔ (صحیح مسلم شریف)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ...

۲۔ حدیث میں ہے کہ دو کلمے رحمٰن کو بہت محبوب ہیں، وہ زبان پر ہلکے ہیں، مگر میزان عمل میں بہت وزنی ہیں:۔ (بخاری ومسلم)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ..

۳۔ حدیث میں ہے کہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھا کرو، کیوں کہ یہ کلمات جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (مشکوۃ)

۴۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

حدیث میں ہے کہ جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے تو اس کو اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں

سے دس غلاموں کو آزاد کرانے کا ثواب ملتا ہے، دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں، دس درجے بلند ہو جاتے ہیں اور شام تک وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ اور یہی کلمات شام کو کہے تو صبح تک یہی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

(ابو دائود)

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَ ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ...

اللہ ہم سب ذکر الٰہی کرنے کی توفیق دے

آمین ثم آمین

چہل پُرنوردُعائیں

انسان اپنے مقاصد کے حصول کے لئے سینکڑوں قسم کے تدابیر کا سہارا لیتا ہے اور ان میں بسا اوقات بڑی بڑی تکلیفیں بھی اٹھانی پڑتی ہیں۔ پھر بعض اوقات وہ تدبیریں الٹ کر بجائے نافع ہونے کے نقصان دہ ثابت ہوتی ہیں۔ لیکن ہر مقصد کے حصول کے لئے حق تعالیٰ شانہ نے انسان کو ایک ایسی اعلیٰ اور کامیاب تدبیر سکھلائی ہے جو اگر آداب اور شرائط کو ملحوظ رکھ کر اختیار کی جائے تو اسمیں سو فیصد کامیابی یقینی ہے اور وہ کبھی نقصان دہ بھی ثابت نہیں ہوتی، حق تعالیٰ شانہ کا یہ ارشاد ہے کہ:

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ:

یعنی مجھ سے دعا کرو میں تمہارا کام پورا کرونگا اسی لئے حدیث پاک میں نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے دعا مانگنے کی توفیق دی یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کی مراد پوری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا وہ عجیب وغریب عمل ہے جس سے ایک طرف بندے کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں، اور دوسری طرف وہ بذاتِ خود ایک عظیم عبادت ہے۔ لہٰذا قرآن وحدیث میں دین ودنیا کے ہر مقصد کے لئے بہترین دعائیں خود ہی سکھا دی گئی ہیں، تا کہ انسان وقتاً فوقتاً انہیں مانگ کر اپنی صلاح وفلاح کا سامان کر سکے، قرآن کریم میں ارشاد ربّانی ہے۔

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْ خُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ☆ (سورة المومن ۴۰ آیت ۶۰)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھے پکارو! میں تمہیں جواب دونگا! البتہ جنہیں میری عبادت سے عار ہے وہ عنقریب خوار ہو کر جہنم میں داخل ہونگے۔

اللہ تعالیٰ ہر سائل کی دعا سنتا ہے اور جواب بھی دیتا ہے اسی طرح ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ☆

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں بہت قریب ہی ہوں، میں ہی تو ہوں جو ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے لیکن ان کو بھی تو جواب دینا اور مجھ پر ایمان لانا چاہیے تاکہ وہ رہنمائی پاسکیں۔

اسی طرح احادیث کی کتابوں میں بھی بہت سی احادیث دُعا کرنے کے متعلق موجود ہے۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا۔ جو یہ چاہتا ہے کہ تنگدستی اور پریشانیوں کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ عافیت اور خوش حالی کے زمانے میں دعا کثرت سے کیا کرے۔

(ترمذی)

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ سے دعا مانگا کرو تو اس یقین کے ساتھ مانگا کرو کہ وہ ضرور جواب دیگا، اور یاد رکھو کہ اللہ وہ دعا قبول نہیں کرتا جو اللہ کی یاد سے غافل اور بے پرواہ دل سے نکلی ہو۔

(ترمذی)

اس لئے بندہ ناچیز نے اس مختصر کتابچہ میں چند ایک ایسی دعائیں جمع کی ہیں جن کو یاد کر کے انسان نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

نوٹ:::::::اپنی پرنور دعاؤں میں اِس بندہ ضعیف کو اور ہمارے بھائی فصیح السان مرحوم سید اظفر علی شاہ کو بھی یاد رکھیں (شکریہ)

سب سے پہلے وہ دعائیں ذکر کی جاتی ہیں جو خود قرآن کریم میں موجود ہیں۔

قرآنی دُعائیں!

﴿1﴾ دُعائے مغفرت

رَبَّنَا ظَلَمۡنَآ اَنۡفُسَنَا وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡلَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ..

(سورۃ الاعراف: آیت::۲۳)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم خود پر ظلم کر بیٹھے ہیں اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں فرمائے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

اس دعا کی برکت سے اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کی معافی کی۔

﴿2﴾ نیک اولاد کے لئے

رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ج اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ☆

(سورۃ البقرۃ: ۲ آیت : ۱۲۸)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا مسلم بنا لے۔ اور ہماری ذُرِّیَّت میں سے ایک اُمت مسلمہ (اُٹھا) اور ہمیں ہمارے مناسک دکھلا دے، اور ہماری طرف متوجہ ہو، بے شک تو توبہ قبول کرنے والا رحیم ہے۔

﴿3﴾ نیک اولاد، والدین اور مومنین کی بخشش کے لئے

رَبِّ اجۡعَلۡنِىۡ مُقِيۡمَ الصَّلٰوةِ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِىۡ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلۡ دُعَآءِ☆رَبَّنَا اغۡفِرۡلِىۡ

وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ☆

(سورۃ ابراھیم: ۱۴ آیت ۴۰۔۴۱)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو صلوٰۃ قائم کرنے والا بنا دے، اگر ہمارے رب! ہماری دُعا قبول کر لے۔ اے ہمارے رب! یوم حساب مجھے میرے والدین کو اور سب مومنین کو بخش دینا۔

﴿4﴾ عورتوں کی شر سے بچنے کے لئے حضرت یوسف علیہ السلام کی دُعا

رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ ج وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَیْهِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰهِلِیْنَ☆

(سورۃ یوسف: آیت: ۳۳)

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے قید خانہ اس سے زیادہ محبوب ہے، جس کی طرف یہ عورتیں مجھے دعوت دے رہی ہیں، اگر تو ان کے چلتر (سازش) کو مجھ سے رفع نہ کرے، تو میں ان کی طرف راغب ہو جاؤں۔ اور جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔

﴿5﴾ کینہ سے بچنے کے لئے دُعا

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ☆

(سورۃ الحشر: آیت: ۱۰)

ترجمہ: اے میرے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں بخش دے، اور جو لوگ بھی ایمان لائے ہیں ہمارے دلوں میں ان کے لئے کینہ نہ رہنے دے! اے ہمارے رب! بے شک تو شفقت کرنے والا رحیم ہے۔

﴿6﴾ اپنے لئے ھدایت کی دُعا

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ☆ (سورۃ آل عمران: آیت: ۸)

ترجمہ: اے میرے رب! ہمارے دلوں کو کج نہ کرنا۔ بعد اس کے تو نے ہمیں ہدایت عطا کر دی ہے۔ ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا فرما! بے شک تو بڑا عطا کرنے والا ہے

﴿7﴾ بیماری سے شفایابی کی دُعا

رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ...

ترجمہ: اے اللہ! مجھے تکلیف نے آلیا ہے، اور آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں۔

اس دعا کی برکت سے حضرت ایوب علیہ السلام کی تکلیف دور ہوئی۔

آقا مدنی ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین، اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین کی دُعائیں!

﴿8﴾ سیّد الاستغفار

استغفار ہر زبان میں ہو سکتا ہے۔ اس کا مختصر عربی جملہ یہ ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ...

ترجمہ:۔ میں اللہ تعالیٰ اپنے پروردِگار سے ہر گناہ کی مغفرت مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔

لیکن حدیث میں استغفار کی ایک مخصوص دُعا کے بہت فضائل بیان ہوئے ہیں اور اسے

:۔سیّد الاستغفار۔: قرار دیا گیا ہے۔وہ استغفار یہ ہے:۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْ ءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ...

(آسان نیکیاں..از مفتی تقی عثمانی)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، جتنا مجھ سے ہو سکا تیرے وعدے پر اور عہد پر قائم ہوں۔ میں اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں، اس کا میں اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو مجھے بخش دے، اس کہ لئے کہ بے شک تیرے سوا اور کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔

فائدہ:۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص یہ کلمات پورے یقین کے ساتھ صبح کے وقت کہے اور شام سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنتیوں میں شمار ہوگا۔ اور جو شخص یہ کلمات رات کے وقت پورے یقین کے ساتھ کہے اور صبح سے پہلے مرجائے تو وہ اہل جنت میں سے ہے۔

(صحیح بخاری)

﴿9﴾ ایک عجیب الہامی دُعا

(از.. امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ)

سُبْحَانَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدِ☆سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ☆ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الصَّمَدِ☆سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَاءِ بِغَیْرِ عَمَدٍ☆سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰی مَاءٍ جَمَدٍ☆سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ عَدَدًا☆سُبْحَانَ مَنْ قَسَّمَ الرِّزْقَ وَلَمْ یَنْسَ اَحَدًا☆سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا☆سُبْحَانَ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ☆

﴿10﴾ رزق میں وسعت کا مجرب عمل

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ...

(محاسن اسلام)

﴿11﴾ دوزخ سے یقینی حفاظت

اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ... (ابوداود)

﴿12﴾ اس دُعا میں حمد وثنا درود پاک حضرت محمد ﷺ پر اور تمام انبیاء پر اور تمام مقرب فرشتوں پر اور تمام مسلمانوں پر اور دعا تمام بنی آدم کے لئے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَرِضَا نَفْسِهٖ وَزِنَةَ عَرْشِهٖ وَمِدَادَ کَلِمٰتِهٖ اَللّٰھُمَّ لَآ اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْھَاشِمِیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ الْبَرَرَةِ الْکِرَامِ وَعَلٰی سَا

ئِرِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَاتَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمُ☆ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبُ الدَّعْوَاتِ...

(نقل از ... فضائل اعمال)

﴿13﴾ دُنیا و آخرت کے تمام غموں سے نجات

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ...

(ابوداود)

﴿14﴾ ہر بلا سے حفاظت کے انتہائی کارگر

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَ هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ...

(ترمذی شریف)

﴿15﴾ ظاہر اور باطنی تمام مصائب سے حفاظت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ...(ابوداود)

﴿16﴾ چار بیماریوں سے موت تک حفاظت،
جذام، جنون، اندھاپن اور فالج

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ...

(مجمع الزوائد)

﴿17﴾ صحیح علم، پاکیزہ رزق اور مقبول عمل کے لئے دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا طَيِّبًا وَّ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا...

(ابن ماجه..٩٢٥... علم و عمل)

ترجمہ:۔ اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم اور پاکیزہ (حلال) رزق اور مقبول شدہ عمل مانگتا ہوں۔

﴿18﴾ پورے جسم کی آگ سے آزادی اور مغفرت کے لئے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اَمْسَيْتُ اُشْهِدُکَ وَ اُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِکَ وَمَلَآئِکَتَکَ وَجَمِيْعَ خَلْقِکَ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ...

(ترمذی)

﴿19﴾ دشمن سے خوف کے وقت

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ...

(حصن حصین)

﴿20﴾ اس دُعا کا پڑھنے والا کسی مصیبت میں گرفتار ہونے سے پہلے رخصت ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَ اَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ...

(تحفۃ الذاکرین)

﴿21﴾ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَا یَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِیْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ م بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ.....

(ابو داوٗد)

﴿22﴾ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَاسَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمْ، وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ...

﴿23﴾ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ، وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ، وَّنِجَاۃً یَّتْبَعُھَا فَلَاحٌ، وَرَحْمَۃً مِّنْکَ، وَعَافِیَۃً وَمَغْفِرَۃً مِّنْکَ وَرِضْوَانًا...

(ابو داوٗد: حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے صحت کا ایمان کے ساتھ، ایمان کا حسن اخلاق کے ساتھ اور اس نجات کا جس کے ساتھ (دنیا و آخرت کی) فلاح ہو، اور تیری رحمت کا اور عافیت کا اور تیری مغفرت اور رضا کا سوال کرتا ہوں، (تو مجھے یہ سب چیزیں عطا فرما دیں)

﴿24﴾ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ، وَفِیْ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ...

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ خَلْقِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَزِنَۃَ عَرْشِکَ وَرِضَا نَفْسِکَ..

ترجمہ: اے اللہ! آپ کی حمد کرتا ہوں آپ کی مخلوقات کی گنتی کے برابر، اور آپ کے کلمات کی سیاہی کے برابر، اور آپ کی عرش کے وزن کے برابر، اور آپ کی خوشنودی کے مطابق۔

﴿25﴾ حضرت عبداللہ بن غنام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آں حضرت ﷺ نے شکر کے یہ کلمات تلقین فرمائے:۔

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ، فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ..

ترجمہ:۔ اے اللہ! مجھے یا آپ کی مخلوق کے کسی اور فرد کو جو بھی نعمت ملے، وہ تنہا آپ کی طرف سے

ہے۔آپ کا کوئی شریک نہیں۔پس تعریف آپ ہی کی ہے اور شکر آپ ہی کا ہے۔ (نسائی،ابوداؤد)

﴿26﴾ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ کلمات صبح کے وقت کہے اس نے اپنے اس دن کا شکر ادا کیا،اور جو شخص یہ کلمات شام کے وقت کہے اس نے اپنی رات کا شکر ادا کیا۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا... (ابوداؤد: حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! تو میرے دل میں نور اور میرے زبان میں نور پیدا کردے،اور میرے کانوں میں نور اور نگاہ میں نور عطا فرمادے،اور تو میرے پیچھے بھی نور،میرے آگے بھی نور اور اوپر بھی نور اور نیچے بھی نور،(عرض ہر طرح نور ہی نور) کردے۔اے میرے اللہ! تو مجھے نور ہی نور عطا کردے۔

﴿27﴾ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ...

﴿28﴾ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ... (ابوداؤد: حصن حصین)

ترجمہ: الٰہی! تو میرے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے گناہ بخش دے۔

﴿29﴾ اَللّٰھُمَّ نَوِّرْ قَلْبِیْ بِعِلْمِکَ وَاسْتَعْمِلْ بَدَنِیْ بِطَاعَتِکَ...

﴿30﴾ اَللّٰھُمَّ یَا مُعَلِّمَ اِبْرَاھِیْمَ عَلِّمْنِیْ، وَیَا مُفَھِّمَ سُلَیْمَانَ فَھِّمْنِیْ، وَیَامُلْھِمَ مَلَائِکَۃَ اَلْھِمْنِیْ...

﴿31﴾ اَللّٰھُمَّ اَخْرِجْنَا مِنْ ظُلُمٰتِ الْجَھْلِ، وَاَکْرِمْنَا بِنُوْرِ الْفَھْمِ، وَافْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ فَضْلِکَ وَیَسِّرْ عَلَیْنَا خَزَائِنَ عِلْمِکَ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ...

﴿32﴾ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ، وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ، وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ اِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ نَسْتَغْفِرُکَ وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ... (ابو داؤد: حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ہے اُن کے (زمرہ) میں تو مجھے بھی ہدایت دے، اور مجھے بھی ان لوگوں کے (زمرہ) میں (دنیا و آخرت) کی عافیت دے جن کو تو نے عافیت دی ہے، اور جن لوگوں کا تو ولی بنا ہے، اُن کے (زمرہ) میں تو میرا بھی ولی بن جا، اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے، اس میں برکت دے اور جو تو نے میرے لئے مقدر کیا ہے، اس کے شر سے مجھے بچا، اس لئے کہ بے شک تیرا حکم (سب پر) چلتا ہے۔ اور تیرے اوپر کسی کا حکم نہیں چلتا، جس کا تو ولی (مددگار) بن گیا، وہ کبھی ذلیل

نہیں ہوتا اور جس کو تو نے (اپنا) دشمن قرار دے دیا، وہ کبھی عزت نہیں پاتا، تو ہی برکت والا ہے، اے ہمارے پروردگار اور تو ہی سب سے بلند و برتر ہے، ہم تجھ سے (اپنے گناہوں کی) مغفرت مانگتے ہیں اور تیرے سامنے توبہ کرتے ہیں، اور اللہ رحمت نازل فرما ہمارے نبی پاک ﷺ پر۔

﴿33﴾ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصْرِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ... (ابوداؤد: حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے جسمانی صحت و عافیت عطا فرما، اے اللہ! تو میری قوت سماعت میں عافیت و سلامتی عطا فرما، اے اللہ! تو میری قوت بینائی میں عافیت و سلامتی عطا فرما، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

﴿34﴾ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ...

ترجمہ: یا اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں، اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں، پس مجھے معاف فرما دیجئے۔

﴿35﴾ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ...

(ابوداؤد: حصن حصین)

ترجمہ: اے اللہ! میں کفر اور احتیاض سے تیری پناہ لیتا ہوں، اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ لیتا ہوں، تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

﴿36﴾ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِكْرِكَ وَارْزُقْنِیْ طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلاً بِكِتَابِكَ.. (طبرانی)

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل کے مسام کھول دے اپنے ذکر کے لئے، اور مجھے اپنی فرمان برداری نصیب فرما، اور اپنے رسول ﷺ کی فرمان برداری نصیب فرما، اور اپنی کتاب پر عمل کی توفیق دے۔

﴿37﴾ اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتِیْ فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ اَجِرْنِیْ مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ... (طبرانی کبیر...۷...۱۱۹۷..علم وعمل)

ترجمہ:۔ اے اللہ تمام کاموں میں میرے انجام کو اچھا کیجئے اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچائیے۔ جس کی یہ دُعا لگاتار رہی اُسے کوئی مصیبت پہنچنے سے پہلے موت آجائے گی۔

﴿38﴾ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَ شَتَاتِ الْاَمْرِ...

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور سینہ کے وسوسوں سے اور اپنے معاملات کی پراگندگی سے۔

﴿39﴾ اَللّٰهُمَّ اَحْیِنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَمِتْنِیْ مُسْلِمًا...

ترجمہ:۔ یا اللہ مجھے مسلمان ہی زندہ رکھ اور مسلمان ہی رکھ کر مجھے وفات دے۔

﴿40﴾ آب زم زم پیتے وقت کی مسنون دعا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ شِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ... (مستدرک)

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم کشادہ رزق اور ہر مرض سے شفایاب ہونے کا سوال کرتا ہوں۔

گھروں کو آنے جانے کے آداب

اسلام کی مقدس تعلیمات ہمیں یہ سبق سکھاتی ہیں کہ جب کوئی مومن کسی دوسرے مومن بھائی کے گھر جائے تو اُس کو چاہیئے کہ پہلے اجازت مانگے۔ مرد تو مرد ہے جب کوئی عورت بھی کسی دوسری عورت سے ملنے جاتی تو پہلے اجازت مانگتی تھی۔ حضرت اُمّ ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم چار عورتیں اکثر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملنے جاتے تھے۔ جب گھر میں داخل ہوتے تو اجازت مانگ کر داخل ہوتے۔ جب اجازت ملتی تو گھر میں داخل ہو جاتے۔ سرور کائنات ﷺ کی مبارک تعلیمات یہاں تک ہیں کہ جب مومن بندہ اپنے گھر میں بھی داخل ہو تو پہلے اجازت مانگے۔ کیا معلوم ہے جب آدمی گھر میں اچانک داخل ہو جائے اور گھر کی عورتیں کسی ضرورت کی وجہ سے بے پردہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے گھر میں داخل ہوتے تو اپنا گلہ تازہ کرتے تھے۔ تاکہ گھر والوں کو پتہ لگ جائے۔ سب سے بہتر طریقہ یہ ہیں کہ جب کوئی کسی کے گھر جائے تو جانے سے پہلے متعلقہ شخص سے ٹائم مانگے یا گھر والوں کو اطلاع دے۔

اور اگر اچانک بوقت ضرورت کسی کے گھر جانا ہو تو پھر بغیر اجازت کے گھر میں داخل نہ ہو۔ ایسا کرنے میں بہت بدیوں اور فسادات سے حفاظت ملتی ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہیں کہ جب کسی کے گھر جانا ہو تو صحیح راستہ سے اور مین دروازے سے گھر میں داخل ہونا چاہیئے۔ دوسرے راستے سے یا دیوال پلانگ کر داخل نہ ہو۔

ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گشت میں مصروف خدمت تھے کہ ایک مکان سے کسی عورت کے گانے کی آواز آئی۔ تو امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے راستے سے دیوال پلانگ کر گھر میں داخل ہوئے۔ تاکہ گھر والوں کی چوری پکڑ

لیں۔ گھر میں ایک بڈھا شخص موجود تھا جو شراب پی رہا تھا اور ایک ناچنے والی عورت بھی تھی۔ گھر میں موجود شخص نے فوراً امیر المومنین سے عرض کیا، اے امیر المومنین بے شک میں نے ایک غلطی کی ہے لیکن آپ سے بیک وقت تین غلطیاں ہوگئیں ہیں۔

سب سے پہلے تو آپ دروازہ کھٹکھٹانے کی بجائے اور صحیح راستہ کی بجائے آپ نے دیوال پلانگ کر میرے گھر میں بغیر اجازت کے داخل ہوئے۔ دوسری غلطی آپ نے یہ کی کہ آپ بغیر سلام کے گھر میں داخل ہوئے۔ تیسری غلطی آپ نے یہ کی کہ اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں فَلَا تَجَسَّسُ (پس تم جاسوسی مت کرو)۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اُس شخص کی باتیں سنی تو وہاں سے چلے گئے۔ اور کسی سے اس واقع کا تذکرہ تک نہیں کیا۔ امیر المومنین کے جانے کے بعد اُس شخص کو اللہ رب العزت نے توبہ کی توفیق دے دی۔

تبلیغی حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ جب گشت پر کسی سے ملنے جانا ہو تو اگر مالک مکان حاضر نہ ہو تو گھر میں موجود کسی بچے سے اپنا مقصد بیان کرے اور فوراً وہاں سے چلے جائے۔ گھر کی عورتوں سے یہاں تک کہ بلوغت کے نزدیک لڑکیوں کے ساتھ بھی باتیں نہ کرے۔ اس لیئے کہ ان کی آواز بھی پردہ میں شامل ہیں۔ اپنی نظریں نیچے رکھے، جب گھر سے اطلاع ملے کہ گھر میں کوئی نہیں تو یہ مت پوچھئے کہ کہاں گئے ہوئے ہیں۔

آج کل شادیوں میں بے غیرتی، بے حیائی اور بے پردگی ہوتی ہیں۔ لیکن آج کل مسلمانوں میں ایک دوسری بدی دیکھی جاتی ہیں۔ کہ جب کوئی مر جاتا ہے تو شہر اور گاؤں کی محرم اور غیر محرم عورتیں میت والے گھر میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اور میت سے اردگرد بیٹھ جاتی ہیں، یہ بالکل ناجائز اور حرام ہیں۔ جس طرح عام حالات زندگی غیر محرم مرد سے پردہ فرض ہے اسی طرح غیر محرم میت سے بھی پردہ لازم ہے۔

اس سے بھی بہت بڑی بدی یہ دیکھی جاتی ہیں کہ جب میت کو دفنانے کا وقت آتا ہیں تو غیر محرم مرد بغیر اجازت کے میت والے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں، اور غیر محرم عورتوں کے بیچ سے میت کو اُٹھا لیتے ہیں۔ اس سے خود بھی بچنا چاہیئے اور اوروں کو بھی منع کرنا چاہیئے۔

گھر میں داخل ہونے سے پہلے سلام کرنا گھر والوں کا حق ہے۔ سلام اصل میں سلامتی، رحمت اور برکت کی دُعا ہیں۔ بہت سے لوگ سلام میں بے پرواہی کرتے ہیں۔ اور سلام کرنے میں شرم محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ سلام کرنا کسی کی خیر خواہی مانگنا ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ ایک غیر محرم مرد کسی غیر محرم عورت کو سلام نہ کرے اور نہ غیر محرم عورت پر سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ اسی طرح ایک غیر محرم عورت بھی کسی غیر محرم مرد کو سلام نہ کرے۔

اگر ایک آدمی دوسرے آدمی سے ملاقات کے لئے اس کے گھر جائے تو تین مرتبہ سلام کرے (یعنی اگر ایک سلام پر جواب نہ ملا تو دوسری مرتبہ سلام کرے اور اگر دوسری مرتبہ بھی جواب نہ ملا تو تیسری مرتبہ سلام کریں) اگر گھر سے جواب نہ ملا تو واپس ہو جائے۔ اور اس میں کچھ بھی عیب یا بدی محسوس نہ کرے۔ کیوں کہ یہ اسلام کی مقدس تعلیمات میں سے ہیں۔

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ سلام کیا، تینوں مرتبہ جب سلام کا جواب نہ ملا تو نبی کریم ﷺ وہاں سے تشریف لے آئے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ اگر تم اُن کو اپنے گھر میں نہ دیکھو تو گھر میں اندر مت جاؤ۔ جب تک آپ کو اجازت نہ مل جائے۔ اور اگر جواب ملے کہ واپس ہو جاؤ تو واپس ہو جاؤ، یہ بات آپ کے لئے بہتر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

اس آیت شریفہ کے آخر میں ہے کہ یہ آپ کے لئے بہتر ہے، اس لئے کہ آپ خیال کریں۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عمل کرنے کی توفیق دے۔

عورت کے لئے شرعی پردہ

شریعت کے اصطلاح میں پردے کو حجاب کہتے ہیں۔ اور پردے کا مطلب یہ ہے کہ عورت غیر محرم مرد سے اور مرد غیر محرم عورت سے پردہ کریں۔ پردہ اصل میں ایک عورت کی عزت، شرم کی حفاظت کا ایک بہت اچھا علاج ہے۔ پردے کے بغیر انسان گناہوں اور بدیوں میں اتنا دور چلا جاتا ہے کہ اس کا اندازہ کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہوجاتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ فرماتے ہے کہ عورت سراسر پردہ ہے، جب عورت گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کو دیکھتا ہے۔

(ترمذی)

آج کل ایک گناہ میں عام ابتلا ہے، اور وہ ہے شرعی پردہ نہ کرنا عوام تو کیا اکثر خواص بھی اس میں بتلا ہیں کہ خاندان کے نامحرموں سے پردہ کا اہتمام نہیں عورتیں گھر سے باہر جاتی ہیں تو برقعہ اوڑھ کر جاتی ہیں، لیکن نامحرم رشتہ داروں سے پردہ نہیں کرتیں حالانکہ ان سے پردہ کرنا بھی شریعت کا حکم ہے۔ بلکہ ان سے پردہ کا اہتمام زیادہ ضروری ہے، کیونکہ ان سے واسطہ زیادہ پڑتا ہے۔ لہٰذا خاندان کے نامحرموں سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

عورتوں کے لئے مندرجہ ذیل رشتہ دار نامحرم ہیں، اس لئے ان سے پردہ کرنا ضروری ہے:۔

خالو: پھوپھا: چچازاد: بھائی: تایازاد: بھائی: پھوپھی زاد بھائی: خالہ زاد بھائی: ماموں زاد بھائی: بہنوئی: شوہر کے تمام مرد رشتہ دار علاوہ سُسر یہ سب نامحرم ہیں۔ عورتوں کو چاہئے کہ دیور اور جیٹھ سے پردہ کا خاص اہتمام کریں۔ ایک عورت نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم دیور (یعنی شوہر کے بھائی) سے پردہ کریں۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیور تو موت ہے، یعنی جس طرح موت زندگی کو ختم کردیتی ہے اسی طرح دیور سے پردہ نہ کرنا دین کو تباہ کردے گا، اس لئے دیور سے اس طرح ڈرنا

چاہئے جیسے موت سے۔ چونکہ اس میں فتنہ زیادہ ہے اس لئے حضور اقدس ﷺ نے اس کی خاص تاکید اور تنبیہ فرمائی۔

شرعی پردہ کا مطلب یہ نہیں کہ کمرہ میں کُنڈی لگا کر کمرے میں بند ہو کر بیٹھ جائیں بلکہ اگر گھر چھوٹا ہے تو اچھی طرح گھونگھٹ نکال کر چہرہ بالکل نظر نہ آئے اور چادر سے بدن چُھپا کر گھر کا کام کاج کرتی رہیں۔ لیکن اگر گھر میں کوئی نہیں ہے تو نامحرم کے ساتھ تنہائی جائز نہیں اور بے ضرورت نامحرموں سے گفتگو نہ کریں۔ اگر کوئی ضروری بات کرنی تو مثلاً سودا سلف منگانا ہو تو پردہ سے آواز ذرا بھاری کر کے کہہ دیں اور ایک دسترخوان پر نامحرموں کے ساتھ کھانا نہ کھائیں، یا تو اپنے اپنے شوہروں کے ساتھ کھائیں یا عورتیں ایک ساتھ کھائیں اور مرد ایک ساتھ کھائیں۔

اسی طرح چھوٹے بچوں کو گھر میں نوکر رکھ لیتے ہیں، لیکن جب وہ جوان ہو جاتے ہیں تو بیگم صاحبہ کہتی ہیں کہ اس سے کیا پردہ، اس کو تو میں نے ہگایا مُتایا ہے۔ خوب سمجھ لیں کہ اس سے پردہ واجب ہے بچپن کے احکام اور ہیں، جوانی کے احکام اور ہیں، ہگانے مُتانے سے کیا ہوتا ہے۔ اپنے ہی بچے کو بچپن میں ہگاتی مُتاتی ہو۔ نہلاتی ہو تو کیا جوان ہونے کے بعد ہگا مُتا سکتی ہو؟ بڑے ہونے کے بعد جب اپنی اولاد کے لئے احکام بدل گئے تو نوکر تو نامحرم ہے۔ اس سے پردہ نہ کرنا سخت گناہ ہے۔ اسی طرح آج کل ایک بیماری اور پھیل گئی ہے کہ میرا مُنہ بولا بھائی ہے، یہ میرا مُنہ بولا بیٹا ہے۔ مُنہ بولنے سے نہ کوئی بھائی ہو جاتا ہے نہ بیٹا ہو جاتا ہے۔ ان سب سے شریعت میں پردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام امت مسلمہ کی ماؤں کو شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائیں! آمین

ٹخنے کھلے رکھنا یعنی پاجامہ شلوار وغیرہ سے ٹخنوں کو نہ ڈھانپنا!

مردوں کو ٹخنے ڈھانپنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

بخاری شریف کی روایت ہے جو قرآن کریم جیسی پکی بات ہے کہ جو مرد شلوار ٹخنوں سے نیچے رکھے گا، اس کے پاؤں جہنم کی آگ میں جلیں گے، اگر اللہ تعالیٰ نے معاف نا فرمایا۔

(بخاری شریف: ۵۴۵۰)

ابن ماجہ شریف کی روایت ہے:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَاجُنَاحَ عَلَيْهِ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ..

(ابن ماجہ: ۳۵۷۳)

ترجمہ: جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ سے) اس کی آدھی پنڈلیوں تک ہوتا ہے اور جو نیچے ٹخنے تک لے جائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور جو ٹخنے ڈھانپ لے تو وہ (یعنی اس کے ٹخنے) جہنم میں ہوں گے۔

معلوم ہوا کہ ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے، کیونکہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی، اتنی مضبوط، پکی اور صحیح حدیث میں سخت وعید کے باوجود ہم مسلمان لوگ ٹخنے ڈھانپ کر رکھتے ہیں، کتنے افسوس کی بات ہے۔ بس فیشن ہے جو چھوٹنے نہ پائے اور لوگوں کے اس کہنے سے ڈر جاتا ہے کہ لوگ کہیں گے صوفی بن گیا، تیری عمر ہی کیا ہے جو تو ابھی سے نیک بن گیا۔

ایک اور بات ذہن نشین رکھیے کہ شلوار، قمیص، جبہ، چوغہ، چادر جو بھی اوڑھ کر ٹخنے ڈھانپے گئے تو یہ گناہ اور عذاب پاؤں پر لاگو ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بذل المجھود شرح ابی دائود میں لکھا ہے کہ اِزار سے مُراد وہ لباس ہے جو اوپر سے آرہا ہے، تہبند، لُنگی، شلوار، پاجامہ، کرتہ وغیرہ اس سے ٹخنے نہیں چُھپنا چاہئیں۔ جو لباس نیچے سے آئے جیسے موزہ اس سے ٹخنے چُھپانا گناہ نہیں لہٰذا اگر ٹخنے چُھپانے کو جی چاہتا ہے تو موزہ پہن لیں لیکن موزہ پہننے کی حالت میں بھی شلوار، تہبند، پاجامہ، چادر یا کُرتہ وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا جائز نہیں بلکہ اس حالت میں بھی اُوپر سے نیچے کی طرف آنے والے لباس کا ٹخنوں سے اوپر رہنا ہی واجب ہے اور ٹخنے دو حالتوں میں کُھلے رہنا ضروری ہیں۔

01:.. جس وقت کھڑے ہوں۔ 02:.. جس وقت چل رہے ہوں۔

پس اگر بیٹھنے یا لیٹے ہوئے ٹخنہ اِزار سے چُھپ جائے تو کوئی گناہ نہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ٹخنے صِرف نماز میں کُھلے ہونے چاہئیں۔ اس لئے جب مسجد میں آتے ہیں تو ٹخنے کھول لیتے ہیں۔ یہ سخت غلط فہمی ہے۔ خوب سمجھ لیں کہ ٹخنے کھولنا صِرف نماز ہی میں ضروری نہیں بلکہ جب کھڑے ہوں یا چل رہے ہوں تو ٹخنے کھلے رکھنا ضروری ہے۔ ورنہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہوں گے۔

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کو گالی ہرگز نہ دے، فرماتے ہے کہ اس کے بعد میں نے کسی کو گالی نہیں دی، نہ کسی آزاد کو نہ غلام کو نہ اونٹ کو نہ بکری کو،،،

دوسری نصیحت آپ ﷺ نے یہ فرمائی کہ کسی نیک عمل کو حقیر نہ سمجھو۔ اور فرمایا کہ اگر تو اپنے بھائی سے ہنسنے والے چہرے سے بات کرے تو یہ بھی بھلائی ہے۔ پھر فرمایا کہ اپنا تہبد آدھی پنڈلی تک باندھا کر۔ اور اس پر عمل نہ کرے تو ٹخنوں تک باندھ لے اور ٹخنوں سے نیچے تہبد مت لٹکا، کیوں کہ یہ تکبر کی بات ہے اور تکبر اللہ کو پسند نہیں ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا تیرا کوئی عیب جتا کر تجھے عیب دار بنائے تو اس کا عیب بیان کر کے اس کو عیب دار نہ بنا، ایسا کرنے سے تجھے اجر ملے گا اور

اس کے اس فعل کا وبال اس پر ہی ہوگا۔

(مشکاۃ المصابیح..ص..۱٦٨..عن ابی داؤد)

حضرت علامہ خلیل احمد صاحب سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَهٰذَا فِیْ حَقِّ الرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَآءِ... (بذل المجهود، كتاب اللباس ص ۵۷)

اور یہ حکم صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کو ٹخنے چھپانے کا حکم ہے۔

اے صحابی نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا:

اِنِّیْ حَمِشُ السَّاقِیْنِ...

ترجمہ: کہ میری پنڈلیاں سوکھ گئی ہیں۔

مطلب یہ تھا کہ اس بیماری کی وجہ سے میں ٹخنے ڈھانپ سکتا ہوں، لیکن آپ ﷺ نے ان کو ٹخنہ چھپانے کی اجازت نہیں دی اور فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْبِلَ...

(فتح الباری...ج...١٠..كتاب اللباس...ص ٢٦٤...)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ٹخنہ چھپانے والے سے محبت نہیں کرتے۔

دوستوں! غور کریں کہ ٹخنہ چھپا کر اللہ تعالیٰ کی محبت سے محروم ہو جانا کہاں کی عقلمندی ہے۔

آپ ﷺ نے ایک صحابی سے جن کی چادر نیچے زمین پر گھسٹ رہی تھی فرمایا جو تازیانہ محبت ہے کہ:

اَمَالَکَ فِیَّ اُسْوَۃٌ...

(فتح الباری...ج...١٠...كتاب اللباس...ص...٢٦٣)

ترجمہ: کیا میرے طرزِ حیات میں تیرے لئے نمونہ نہیں ہے؟---

پس محبت کے لئے صرف زبانی دعوے کافی نہیں ہیں، محبت تو محبوب کی اطاعت پر مجبور کرتی ہے۔

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعٌ...

یعنی اگر تو محبت میں صادق ہوتا تو محبوب کی اطاعت کرتا کیوں کہ عاشق جس سے محبت کرتا ہے، اس کا مطیع وفرماں بردار ہوتا ہے۔ پس محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ ورسول پاک ﷺ کی نافرمانی نہ کریں، ان کے ہر حکم کو بجالائیں تو ہم محبت میں سچے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنے کی توفیق دے۔

ٹخنے ڈھانپنے پر عذاب اور سزائیں!

احادیث صحیحہ کی روشنی میں شلوار وغیرہ کا ٹخنوں سے نیچے لٹکانا:۔تکبر۔: شمار کیا گیا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ: جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ جائے گا۔

(مسلم:۔۲۷۷)

ٹخنے ڈھانپنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی جب کہ ٹخنے ڈھانپ کر نماز پڑھے۔

(ابوداؤد:۔۲/۲۰۹)

اللہ تعالیٰ شب برات کے موقع پر ٹخنے ڈھانپنے والے پر نظر رحمت نہیں فرماتے۔

(الزواجر:۔۱/۱۳۳)

ایک شخص جناب رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے تہبند کو نیچے لٹکاتا تھا اس کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔

(بخاری ۲/۸۶۱)

اللہ تعالیٰ ٹخنے ڈھانپنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

(نسائی:۔۲/۲۶۴)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین قسم کے لوگوں پر نظر رحمت و نظر عنایت نہ فرمائیں گے، نہ ہی اس سے کلام فرمائیں گے اور نہ ہی ان کو پاک کریں گے، بلکہ ایسوں کو دردناک عذاب دیں گے، ان تین میں سے ایک قسم ان لوگوں کی ہے جو احسان جتلاتے رہتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو جھوٹی قسم کے ذریعہ سے سودا فروخت کرتے ہیں۔ تیسرے وہ لوگ ہیں جو شلوار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والے ہیں۔

(ابوداؤد:۔۲/۲۰۹)

نماز میں شلوار وغیرہ سے ٹخنے ڈھانپنے والا شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ وہ کسی حلال میں ہے نہ ہی حرام میں ہیں۔ (یعنی یہ شخص جائز و ناجائز کی پرواہ کیئے بغیر عمل کیئے جا رہا ہے)

(ابوداؤد:۔۱/۹۳)

شلوار وغیرہ کو ٹخنوں سے نیچا کرنے میں بیک وقت کئی گناہ پائے جاتے ہیں، شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنا، کھڑے ہونے کی حالت میں اور رکوع کی حالت میں گناہ ہے۔

مفسرین کرام، محدثینِ عظام اور فقہائے امت سب کے نزدیک یہ عمل گناہ ہے۔ یہ گناہ کیوں ہے؟ اس کا جواب دینا تو نہیں چاہیئے بس شریعت نے گناہ قرار دے دیا اس لئے گناہ ہے۔

کبھی ڈاکٹر سے پوچھتے ہیں کہ یہ دوائی کیوں بتلائی اس میں حکمت ہے، دوسری کیوں نہ بتلادی؟ تاہم شریعت کے گناہ کہنے کی وجہ سے یہ گناہ ہے اور اس میں بہت سے مزید گناہ بھی شامل ہو جاتے ہیں اس لئے یہ کبیرہ گناہ بنا،

1:. مَظَنَّةُ الْخُيَلَاءِ:. شلوار وغیرہ ٹخنوں سے نیچے کرنے والے کے متعلق ہر وقت متکبر ہونے کا گمان رہتا ہے۔

(فتح الباری:۱۲/۷۷۱)

2:. اِسْرَاف:. شلوار وغیرہ کا جو حصہ ٹخنوں پر ہے یا ٹخنوں سے نیچے ہے وہ فضول خرچی میں شامل ہے۔

(فتح الباری:۱۲/۷۷۲)

3:. تَشَبُّه بِالنِّسَاءِ:. عورتوں کو ٹخنے ڈھانپنے کا حکم ہیں، جب کہ مرد ٹخنے ڈھانپنے لگیں گے تو وہ عورتوں

جیسا کام کرنے والوں میں شمار ہوں گے، اور عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والوں پر جناب رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

(فتح الباری:۷۷۳/۱۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بے لذت گناہ سے محفوظ فرمائیں!

آمین ثم آمین

اسلام میں داڑھی کا مقام اور دلائل

بخاری شریف کی حدیث ہے:۔

خَالِفُو الْمُشْرِكِينَ وَفِّرُو اللُّحٰى وَاَحْفُوُا الشَّوَارِبَ وَكَانَ بْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِه فَمَافَضَلَ اَخَذَهُ...

(بخاری..ج..۲..باب تَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ..ص..۸۷۵..)

ترجمہ:۔ مُشرکین کی مخالفت کرو ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو اپنی مُٹھی میں پکڑ لیتے تھے، پس جو مُٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے اور بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

اِنْهَكُو االشَّوَارِبَ وَاَعْفُوااللُّحٰى...

(بخاری..ج..۲..باب اعفاء اللحی..ص..۸۷۵..)

ترجمہ:۔ مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے، جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقرعید کی نماز واجب ہے اسی طرح ایک مٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں،

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

اَمَّا اَخْذُ اللِّحْيَةِ وَهِىَ مَادُوْنَ الْقُبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهُ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ اَحَدٌ.

ترجمہ:۔ داڑھی کا کترانا جبکہ وہ ایک مُٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہل مغرب اور ہجڑے لوگ کرتے ہیں، کسی کے نزدیک جائز نہیں۔ (شامی..جلد..ص..۱۲۳..)

حکیم الامت مجدد الملّت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور

جلد:۔۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ڈاڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کتروانا دونوں حرام ہیں، اور ڈاڑھی ڈاڑھ سے ہے اس لئے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مُٹھی ہونی چاہیے اور چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے، یعنی تینوں طرف سے ایک مُٹھی ڈاڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مُٹھی رکھ لیتے ہیں۔ لیکن چہرہ کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں۔ خوب سمجھ لیں کہ ڈاڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے، اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہوگی تو ایسا کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

ڈاڑھی کی حقیقت کے متعلق شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی دامت برکاتھم نے اپنے کتاب:۔ **مکانة اللحیة جی الاسلام** میں نبی پاک ﷺ کا ایک واقع نقل کرتے ہے:۔

کہ **نبی پاک** ﷺ نے کسریٰ بادشاہ کے پاس **حضرت عبد اللّٰہ بن خذیفه رضی الله تعالیٰ عنه** کے ذریعے سے ایک خط بھیجا۔ خط مبارک اس طرح تھا:۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فارس کے بادشاہ کسریٰ کو۔ سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کا تابع ہو، اللہ اور اس کے **رسول** ﷺ پر ایمان لایا ہو اور گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور **محمد** ﷺ اللہ کا بندہ اور رسول ہے۔ اور میں تجھے دعوت دیتا ہوں اللہ کی دعوت سے اور میں تمام لوگوں کی طرف سے اللہ کا رسول ہوں، تا کہ ڈراؤں اللہ کے عذاب سے وہ جو زندہ ہیں اور حجت تام ہو کفار پر، تابع ہو جاؤ تو امن میں رہو گے، اگر منہ پھیر لیا تو مجوسیوں کا گناہ تمہارے ذمہ ہوگا۔

جب بادشاہ نے خط پڑھا اور پھر پھاڑا، اور کہا کہ میرا غلام اور مجھے اس طرح لکھے؟ پھر باذان کو خط لکھا۔ وہ اس وقت یمن میں تھا کہ اس حجازی آدمی کے پاس دو مضبوط آدمی بھیجو تا کہ اسے میرے پاس لے آئیں تو باذان

نے دو آدمی بھیجے، ایک: بابویہ: کہ یہ کاتب اور حساب کرنے والا تھا۔

دوسرا: خرخسرہ: فارسی آدمی تھا اور آپ ﷺ کو یہ لکھا کہ ان دونوں کے ساتھ کسریٰ کے ہاں حاضر ہو جاؤ اور بابویہ کو کہا کہ آنحضرت ﷺ کے اخبار لاؤ گے۔ قریش نے جب یہ سنا تو بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ خوشی مناؤ، شہنشاہِ کسریٰ سامنے آیا ہے، تم سب کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔

دونوں روانہ ہوئے، یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے۔ ڈاڑھی کاٹی ہوئی تھی اور مونچھیں لمبی تھیں، تو آپ ﷺ نے ان کو دیکھنا بھی پسند نہ کیا اور فرمایا۔ ویلکما من امر کما بھذا۔۔ تمہارے لئے ہلاکت ہو؛ کس نے تمہیں یہ حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے رب نے (بادشاہ نے) تو نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مجھے رب نے داڑھی لمبی کرنے اور مونچھیں تراشنے کا حکم دیا ہے تو انہوں نے نبی پاک ﷺ کو اپنا مطلب سمجھایا۔ اور کہا کہ اگر تو ہمارے ساتھ چلتا ہے تو باذان تمہارے بارے میں کسریٰ کو لکھے گا اگر نہیں مانتے ہو تو وہ تمہیں اور تمہارے قوم کو ہلاک کر دیگا۔

تو پیغمبر خدا ﷺ نے ان کو فرمایا کہ تم چلے جاؤ اور کل آنا، اور رسول اللہ ﷺ کو آسمان سے خبر آئی کہ کسریٰ پر اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے شیرویہ کو مسلط کیا ہے اور اس نے اس کو فلاں مہینے کی فلاں رات کو قتل کر دیا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو بلایا اور کسریٰ کے قتل کی خبر سنائی اور فرمایا کہ اسے کہو میرا دین سلطنت کسریٰ کی بادشاہت تک پہنچے گی اور یہ اونٹ اور گھوڑے آخری علاقے تک پہنچیں گے اور فرمایا کہ باذان سے کہو کہ مسلمان ہو جاؤ اگر مسلمان ہوئے تو اپنے عہدے پر قائم رہو گے اور اپنی قوم کے سردار رہ جاؤ گے، پھر خرخسرہ کو سونے چاندی کی ایک اینٹ دے دی جو کسی بادشاہ نے ہدیہ میں دی تھی۔ دونوں نکل گئے۔ باذان کے پاس گئے اور واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ اللہ کی قسم ہے یہ تو کسی بادشاہ کی باتیں نہیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ نبی ہے۔ دیکھتے ہیں کہ اگر اس کی یہ بات سچ ہو تو یہ بھیجا ہوا نبی ہے، اگر نہیں تو پھر اپنی رائے کو دیکھیں گے۔

بس تھوڑا وقت بھی ابھی نہیں گزرا تھا کہ شیرویہ کی طرف سے کسریٰ کے قتل کا خط آیا کہ میں نے اس کو اس لئے قتل کیا ہے کہ اس نے فارس والوں جیسے شریف لوگوں کے قتل کا اپنا مقصد زندگی بنایا تھا اور اسے کہتا ہے کہ یمن والوں سے میرے لئے بیعت لو۔ اور نبی پاک ﷺ کو تکلیف دینے سے باز آجاؤ۔ تو جب شیرویہ کا خط آیا تو اس نے اسلام قبول کیا اور اس کے ساتھ فارسیوں نے بھی اسلام قبول کیا تو حمیر کو خرخسرہ معجزہ والے سے مسمّٰی کیا جاتا اور معجزہ کو حمیر کی لغت میں المطقه کہتے ہیں۔

ہائے افسوس! نوجوان مسلمان بھائیوں پر جو یہود ونصاریٰ کی مشابہت میں مسابقت کرتے ہیں اور دشمنوں کی تقلید میں اُلٹے پڑے ہوئے ہیں تو کوئی خیمہ گھر، بستی، شہر ایسا نہ رہا مگر یہ مجوسیوں کی تباہی اس کے اندر داخل ہوگئی ہے، یہاں تک کہ مشرکین اور ہیجڑوں کے مشابہ لوگ زیادہ ہوگئے اور مخلصین مومنین کی تعداد کم ہوئی ہے

جو نبی کریم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے والے ہیں۔ بات یہاں تک پہنچی ہے کہ اچھا کام برا اور برا کام اچھا ہوگیا ہے اور ڈاڑھی والا اپنے خاندان میں عجیب سا لگتا ہے۔ اگر کوئی غیرت مند جوان رسول اللہ ﷺ کی ان روایات پر غور کرتا جو ان ہیجڑوں کی لعنت کے بارے میں آئی ہیں تو ایسا جرم بدنہ کرتا جو اسے بدنام کرے اور لعنتیوں کی صف میں کھڑا کردے۔

ایک اور حدیث میں ڈاڑھی نہ رکھنے والوں پر نبی پاک ﷺ کی لعنت ہے۔ حدیث مبارک میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ:۔ رسول اللہ ﷺ نے ہیجڑے مردوں (یعنی عورتوں کی مشابہت کرنے والے) اور (مردوں کی مشابہت کرنے والی) عورتوں پر لعنت فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ان کو اپنے گھروں سے نکالو۔

کتاب وسنت کے طلباءِ دین پر واجب ہے کہ دن رات ان سنتوں کی احیاء کے لئے کوشش کریں، جن سے مسلمانوں نے منہ پھیرا ہے اور بدعات وخرافات میں لگے ہیں، اور یہودی ونصاریٰ کے خصائل وعادات کی تقلید کرتے ہیں۔ تو ایک سنت کی احیاء کرنا اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی دعوت

دینا علماء اور دیندار لوگوں کے فرائض میں سے ہے۔ پیغمبر خدا ﷺ فرماتے ہیں کہ:۔

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهيد...

کتاب...مکانة اللحیة فی الاسلام...

ترجمہ:۔ جس نے میری سنت کو امت کے فساد کے وقت میں مضبوطی سے تھاما تو اس کے لئے سو شہیدوں کا اجر ہے۔

تو ان دلائل شرعیہ نے متر ددین کے ذہنوں میں شکوک وشبہات کی اُلجھنیں ختم کر دیں اور جان گئے کہ داڑھی منڈوانا کئی وجوہ سے گناہ ہے:

ڈاڑھی منڈوانا اس لئے گناہ ہے کہ آقا مدنی ﷺ کے حکم کی مخالفت ہے، اس لئے گناہ ہے کہ اس میں ہیجڑا پن ہے، اور عورتوں کی مشابہت ہے۔ اس لئے ڈاڑھی منڈوانا گناہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو متغیر کرنا ہے، جو کہ شیطان کی تدبیروں سے ایک تدبیر ہے۔

ہائے افسوس! جب تمام انبیاء کرام علیہ السلام داڑھی والے تھے، تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ڈاڑھی والے تھے، تمام تابعین رحمۃ اللہ علیہ داڑھی والے تھے، تمام علمائے کرام اور آج تک تمام دیندار لوگ بھی ڈاڑھی والے تھے۔ مولانا خلیل الرحمن سہارن پوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:۔ ڈاڑھی کاٹنا اور منڈانا عجم کا طریقہ ہے اور آج کل بہت سے مشرکین، انگریزوں اور ہندوؤں کی نشانی ہیں، اور جو اِن کی نقشِ قدم پر چلتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کی مشابہت کرے، پھر آخر میں فرماتے ہیں کہ اسی طرح آدمی پر ڈاڑھی کا کاٹنا و منڈوانا حرام ہے۔

لیکن افسوس کہ آج لوگ خود کو تو عاشق رسول ﷺ کہتے ہیں، مگر ان کو تو آقا مدنی ﷺ کی شکل تک اچھی نہیں رہی۔ آج گلیوں میں جاؤں مسلمان داڑھیاں منڈواتے ہیں۔ کیا محمد عربی ﷺ کے چہرے پر داڑھی نہیں تھی۔ یہ بات تم نے کتابوں میں نہیں پڑھی۔ کیا یہ بات تم نے علماء سے نہیں سنی۔ کیا تم نے یہ بات اپنے باپ دادا سے نہیں سنی۔ جب تمہیں پتہ ہیں کہ تمہارے

پیارے نبی پاک ﷺ کے چہرے پر داڑھی موجود تھی۔
اور اُس داڑھی میں محمد مدنی ﷺ کنگھی کرتے تھے۔ اُس داڑھی کے بیچ میں آقا مدنی ﷺ
کے بال سفید ہوئے تھے۔ باقی سارے کالے تھے۔ ہائے میں قربان ہو جاؤں۔ نبی پاک ﷺ کی
اُس حسین داڑھی پر، جس پر فرشتے بھی ناز کرتے تھے۔ جس پر فرشتے بھی رشک کرتے تھے۔

مصر کی عورتوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی داڑھی کو دیکھا، تو اپنے ہاتھ کاٹ
ڈالیں۔ اگر میرے محبوب کی داڑھی مبارک کو دیکھ لیتے، تو اپنے دلوں کے ٹکرے کا جاتی۔ میرے نبی
حسن کے پیکر تھے۔ یہ چودھویں رات کی چاند اپنے اوپر حسن کی تہمت رکھتا ہیں۔ اصل حسن تو آقا مدنی
ﷺ کا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام زیارت کے لئے آتے تھے۔

جب نبی کے چہرے مبارک پر داڑھی ہیں تو مسلمان بھی اس نبی پاک ﷺ کا کلمہ پڑھتا
ہیں۔ رات کو بھی پڑھتا ہیں۔ تُو نے قبر میں بھی جواب دینا ہیں۔ کہ یہ نبی کون تھا۔ تو نے میدان حشر میں
بھی اسی سے ہی حوضِ کوثر کا پیالہ لینا ہیں۔

مگر تو چہرے پر اُسترا پھیرتا ہیں۔ بلیڈ پھیرتا ہیں۔ اپنی داڑھی اُٹھاتا ہے، اور نالی میں پھینکتا
ہیں۔ پیشاب میں بہاتا ہیں۔

کہاں گئی تیری غیرت۔ کہاں گئی تیرا ایمان۔ کہاں گیا تیرا جذبہ۔ تجھے تو یہودیوں کی شکل
اچھی لگتی ہیں۔ نبی پاک ﷺ کی شکل سے تو تجھے نفرت ہیں۔

ہزاروں باتیں کرتے ہیں۔ سیاستیں ہیں۔ کہ مجاہدوں نے یہ کر دیا۔ علماء نے یہ کر دیا۔

مسلمانو!

تم نے اپنے گھروں میں بچایا کیا ہیں۔ تم نے آقا مدنی ﷺ کی داڑھی کو چہروں سے
نوچ کر پھینک دیا۔

مسلمانو!

تم نے محمد عربی ﷺ کی شکل کا تحفظ نہ کر سکے۔ آج ایک ہندو کو کھڑا کرو، اور ایک مسلمان کو کھڑا کرو۔ کیا شکل میں فرق لگتا ہیں۔ جب تم اتنی سی حفاظت نہ کریں۔۔ م پے ادھار کھا کے سمیٹتے ہو کہ ہم نے یہ نہیں کیا، ہم نے وہ نہیں کیا۔ کیا آج اسلام پر جتنا ظلم مسلمان اُٹھا تا ہیں۔ وہ اور کوئی نہیں اُٹھاتا۔

تو معلوم ہوا کہ بعض بے دین مسلمان لوگ ہندوستان اور ترکمانستان مین جو داڑھی منڈواتے ہیں یہ حرام ہے ہاں اگر عورت کی داڑھی نکل آئے تو اس کا منڈوانا مستحب ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے:۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس تمام انبیاء علیہ السلام کی سنت پر عمل کی توفیق دے۔

آمین:

بدنظری اور اس کے نقصانات

اللہ تعالیٰ نے بے حدو بے حساب جو احسانات و انعامات اس خاک کے پتلے پر کئے ہیں کوئی ہزار کوشش کے باوجود بھی ان کا شمار نہیں کر سکتا۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

وان تعدوا نعمة الله لاتحصوها...

ترجمہ:۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے:۔

ان تمام انعامات میں سے ہم صرف بظاہر چھوٹی سے چیز یعنی آنکھ کے متعلق سوچتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں، کہ کس قدر نرم و نازک چیز کو کس حفاظت سے رکھا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آنکھ میں قدرتی قوت رکھی ہے کہ جب کبھی مضر چیز اس کے سامنے آتی ہے تو اس کو بند نہیں کرنا پڑتا بلکہ از خود بند ہو جاتی ہے، اور اس کا تقاضا یہ بھی تھا کہ جو چیزیں قلب کو نقصان دیتی ہے محبوب حقیقی کو ناراض کرتی ہیں ان سے بھی آنکھیں از خود بند ہو جاتیں ہیں۔

ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا کہ جو چیز آنکھ کے لئے مضر ہے اس سے بچنے کے لئے آنکھ از خود بند ہو جائے اور جو چیز روح و قلب کو نقصان پہنچائے اس سے حفاظت کے لئے آنکھ میں جھکنے کی استعداد نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آٹو میٹک سسٹم دیا ہے کہ جب نگاہ بچانا چاہو تو پلکیں جھکا لو۔ مگر افسوس کہ ہم لوگ اپنی آنکھوں سے ہر ناجائز چیز کے دیکھنے میں اتنے محو ہو گئے ہیں کہ ہمارے دل میں کبھی اس برائی کا خیال تک نہیں گزرا۔ عام و خاص تقریباً سب کے دلوں سے یہ بات نکل چکی ہے کہ بدنظری ایک مہلک بیماری ہے اور حد تو یہ ہے کہ جدید طبقہ کو تو یہ احساس بھی نہیں کہ بدنظری مذموم گناہ ہے۔ انسانی آنکھیں جب بے لگام ہو جاتی ہیں تو اکثر فواحش کی بنیاد بن جاتی ہیں، اسی لئے محققین کے نزدیک بدنظری ام الخبائث کی مانند ہے۔

ان دو سوراخوں سے ہی فتنوں کی چشمے اُبلتے ہیں، اور ماحول و معاشرے میں عریانی و فحاشی کے پھیلنے کا سبب بنتے ہیں۔ اسلام نے ان دو سوراخوں پر پہرہ لگا دیا، یہ بھی اسلامی تعلیمات کا حسن و جمال ہے کہ ہر مومن کو نگاہیں نیچے رکھنے کا حکم دیا۔ نہ ہی غیر محرم پر نظر پڑے اور نہ ہی شہوت کی آگ بھڑکے نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ عام مشاہدہ ہے کہ جن لوگوں کی نگاہیں بے قابو ہوتی ہیں ان کے اندر شہوت کی آگ بھڑکتی رہتی ہے حتیٰ کہ انہیں فحاشی کا مرتکب کروا دیتی ہے۔ بدنظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالانکہ نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دیا ہے:۔

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ...

ترجمہ:۔ اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نا محرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے داڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر داڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے اور حفاظت نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا ہے۔

يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ...

ترجمہ: عورتیں بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں۔

جب کے نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:۔

زِنَى الْعَيْنِ النَّظَرُ...

ترجمہ: (آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی) (بخاری..ج..۲..ص..۹۲۳)

نظر باز اور زنا کار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرلے اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:۔

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ...

(مشکوٰۃ.. کتاب النکاح باب النظر الی المخطوبہ)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بدنظری کرنے والے پر اور جو خود کو بدنظری کے لئے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول ﷺ نے لعنت کی بددعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بددعا سے ڈرنے والے سیّد الانبیا ﷺ کی بدُعا سے ڈریں کہ آپ ﷺ کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔

پس قرآن پاک کی مندرجہ بالا آیات مبارکہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں بدنظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:۔

01:۔ اللہ تعالیٰ و رسول ﷺ کا نافرمان۔ 02:۔ آنکھوں کا زناکار 03:۔ ملعون

اگر کسی کا ان القاب سے پکارا جائے تو کس قدر ناگوار ہوگا۔ لہٰذا ان القاب سے بچنا ہے تو نگاہوں کی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ:۔:۔ صاحب لیا نہ دیا صرف دیکھ ہی تو لیا:۔:۔ یہ مولوی لوگ بے کار میں ڈنڈا لے کر ہمیں دوڑاتے ہیں۔ ارے مولوی لوگ نہیں ڈراتے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ منع فرماتے ہیں۔ مولوی مسئلہ نہیں بناتا مسئلہ بتاتا ہے، جیسا کہ اوپر قرآن و حدیث پیش کی گئی ہے، کیا یہ مولوی کی بات ہے؟ اور میں کہتا ہوں کہ نہ لیا نہ دیا صرف دیکھ لیا، اگر اتنی معمولی بات ہے تو پھر کیوں دیکھتے ہو؟ نہ دیکھو! معلوم ہوا کہ دیکھ کر ضرور کچھ لیتے دیتے ہو جب ہی تو دیکھتے ہو اور وہ حرام لذّت ہے جو آنکھوں سے دل میں منتقل ہوتی ہے، اور جس سے دل کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔

اللہ سے اتنی دوری کسی اور گناہ میں نہیں ہوتی جتنی اس گناہ سے ہوتی ہے، دل کا قبلہ ہی بدل جاتا ہے۔ دل کا رخ جو 90 ڈگری اللہ کی طرف تھا بدنظری سے 180 ڈگری کا انحراف ہوتا ہے اور گویا اللہ کی طرف پیٹھ اور اس حسین کی طرف مکمل رخ ہوگیا۔ اب اگر نماز بھی پڑھ رہا ہے تو وہ حسین سامنے ہے، تلاوت بھی کر رہا ہے تو وہ حسین سامنے ہے، تنہائی میں ہے تو اسی حسین کا دھیان ہے، بجائے اللہ کے اب ہر وقت اس حسین کی یاد دل میں ہے۔ دل کی ایسی تباہی کسی اور گناہ سے نہیں ہوتی مثلاً نماز قضا کر دی یا جھوٹ بول دیا یا کسی کو ستا دیا تو دل کا رخ مثلاً 45 ڈگری اللہ سے پھر گیا۔ پھر توبہ کر لی، اہل حق سے معافی مانگ لی اور دل کا رخ پھر اللہ کی طرف صحیح ہوگیا۔ لیکن بدنظری کا گناہ ایسا ہے کہ بندہ اللہ سے بالکل غافل ہو جاتا ہے اور وہ حسین دل میں بس جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خاتمہ بھی خراب ہوگیا۔

کنز العمال کی حدیث ہے، اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

اِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَسْمُوْمٌ مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِيْ اَبْدَلْتُهٗ اِيْمَانًا يَّجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِيْ قَلْبِهٖ.. (کنز العمال..ج..۵..ص۳۲۸..)

ترجمہ: نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے زہر میں بجھا ہوا جس نے میرے خوف سے اس کو ترک کیا اس کے بدلے میں اس کو ایسا ایمان دوں گا جس کی مٹھاس کو وہ اپنے دل میں پائے گا۔

دوستو! عمل کر کے دیکھیے دل ایسی مٹھاس پائے گا جس کے آگے ہفت اقلیم کی سلطنت نگاہوں سے گر جائے گی۔ علامہ ابو القاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ رسالہ قشیریہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ نظر کی حفاظت کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے آنکھوں کی مٹھاس لے لی لیکن اس کے بدلہ میں دل کی غیر فانی مٹھاس عطا فرما دی۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

وَقَدْ وَرَدَ اَنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اِذَا دَخَلَتْ قَلْبًا لَا تَخْرُجُ مِنْهُ اَبَدًا..

(مرقاۃ..ج..۱..ص..۷۴..)

ترجمہ:۔ حلاوت ایمان جس قلب میں داخل ہوتی ہے پھر کبھی نہیں نکلتی۔

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں۔

فَفِیْهِ اِشَارَةٌ اِلٰی بَشَارَةِ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ.... (مرقاۃ)

اور اس میں حسن خاتمہ کی بشارت ہے، کیونکہ جب ایمان دل سے نکلے گا ہی نہیں تو خاتمہ ایمان ہی پر ہوگا، لہٰذا حفاظت نظر حُسنِ خاتمہ کی بھی ضمانت ہے۔

دوستو! آج کل یہ دولت حسنِ خاتمہ بازاروں میں، ائیر پورٹوں پر، اسٹیشنوں پر تقسیم ہو رہی ہے۔ ان مقامات پر نگاہوں کو بچاؤ اور دل میں حلاوت ایمانی کا ذخیرہ کرلو اور حسنِ خاتمہ کی ضمانت لے لو۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ آج کل اگر کثرت بے پردگی وعریانی ہے تو حلوۃ ایمانی کی بھی تو فراوانی ہے ،نگاہیں بچاؤ اور حلوۃ ایمانی کھاؤ۔

نقل از... ولی اللہ بنانے والے چار اعمال...از... شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا حکیم اختر صاحب دامت برکاتہم علیہ

نبی پاک ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:۔

غضوا ابصارکم واحفظو فروجکم

ترجمہ:۔ اپنی نگاہوں کو پست رکھو اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو۔

حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

نگاہ شہوت کی قاصد اور پیامبر ہوتی ہے اور نگاہ کی حفاظت دراصل شرمگاہ اور شہوت کی جگہ کی حفاظت ہے، جس نے نظر کو آزاد کر دیا اس نے اس کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ نظر ہی ان تمام آفتوں کی بنیاد ہے جن میں انسان مبتلا ہوتا ہے جو شخص کسی غیر محرم کے چہرے پر شہوت بھری نگاہ ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا ہوتا ہے، سلف صالحین نے نگاہ کو:۔ برید العشق:۔ یعنی عشق کا پیامبر کہا ہے۔

زلیخا اگر حضرت یوسف علیہ السلام کے چہرے پر نظر نہ ڈالتی تو جذبات کے ہاتھوں بے قابو ہو کر گناہ کی دعوت نہ دیتی، چند لمحوں کی بیتابی نے اس کے رسوا کن قول کا تذکرہ قرآن مجید میں کروادیا۔ بے حیائی والے کام کی نسبت قیامت تک اس کی طرف ہوتی رہے گی۔ عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ بدنظری کی رسوائیاں کتنی بڑی اور بری ہیں۔ کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ راہ چلتے یا آتے جاتے غیر محرم سامنے آجاتی ہے تو اس کے چہرے پر نظر پڑ جاتی ہے، ایسی صورتحال کے بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد عربی ﷺ سے سوال پوچھا تو آقا مدنی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے علی! ایک مرتبہ نظر پڑ جانے کے بعد پھر دوبارہ نہ دیکھو کیونکہ تمہارے لئے صرف پہلی نظر ہی معاف ہے دوسری نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ پہلی اچانک نظر معاف ہے اور اگر کسی وقت پہلی نظر بھی ارادۃً گئی تو وہ بھی حرام ہوگی، اور پہلی نظر معاف ہونے کا مطلب بھی یہ نہیں کہ پہلی نظر ہی اتنی بھرپور ہو کہ دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہی نہ رہے، صرف اتنی بات ہے کہ اگر اچانک نظر پڑ گئی تو نظریں فوراً ہٹانے کا حکم ہے

حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ شیر اور اژدھے کے پیچھے چلے جانا مگر کسی عورت کے پیچھے ہرگز نہ جانا (مقصد یہ ہے کہ شیر اور اژدھا پلٹ آیا تو موت کے منہ میں چلے جاؤ گے، اور اگر عورت پلٹ آئی تو جہنم کے منہ میں چلے جاؤ گے)

غیر محرم کی طرف شہوت کی نظر سے دیکھنا فساد کا بیج ہے شیطان غیر محرم کے چہروں کو مزین کر کے پیش کرتا ہے ویسے بھی دور سے ہر ایک چیز بھلی نظر آتی ہے،

اسی لئے مثل مشہور ہے کہ:

دور سے ڈھول سہانے ہوا کرتے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے جب ہابیل کی بیوی کے حسن و جمال پر نظر ڈالی تو دماغ پر ایسا بھوت سوار ہوا کہ اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔ قرآن مجید میں اس کے قبیح فعل کا تذکرہ

آیا ہے۔

سرورِ کائنات ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:۔آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، زبان کا زنا بات کرنا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، دل میں آرزو اور تمنا کرتا ہے شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہے:۔

نظر کھٹک پیدا کرتی، کھٹک سوچ کو وجود بخشتی ہے، سوچ شہوت کو اُبھارتی ہے اور شہوت ارادہ کو جنم دیتی ہے۔ بدنظری کے تین بڑے نقصانات ہے۔ بدنظری سے انسان کے اندر نفسانی خواہشات کا طوفان اُٹھ کھڑا ہوتا ہے اور انسان اس سیلاب کی رو میں بہ جاتا ہے، اس سے تین بڑے نقصانات وجود میں آتے ہیں۔

۱۔ بدنظری سے انسان کے دل میں خیالی محبوب کا تصور پیدا ہو جاتا ہے، حسین چہرے اس کے دل و دماغ پر قبضہ کر لیتے ہیں،

وہ شخص جانتا ہے کہ میں اس حسین شکلوں تک رسائی حاصل نہیں کر سکتا مگر اس کے باوجود تنہائیوں میں ان کے تصور سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ تو گھنٹوں ان کے ساتھ خیال کی دنیا میں باتیں کرتا ہے۔ معاملہ اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ:۔

مرے پاس ہوتے ہو گویا

جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

بدنظری کے ساتھ ہی شیطان انسان کے دل و دماغ پر سوار ہو جاتا ہے اور اس شخص سے شیطانی حرکتیں کروانے میں جلدی کرتا ہے، جس طرح ویران اور خالی جگہ پر تیز وتند آندھی اپنے اثرات چھوڑتی ہے اسی طرح شیطان بھی اس شخص کے دل پر اپنے اثرات چھوڑتا ہے تا کہ اس دیکھی ہوئی صورت کو خوب آراستہ و مزین کر کے اس کے سامنے پیش کرے اور اسے سامنے ایک خوبصورت بت بنا

دے ایسے شخص کا دل رات دن اس بت کی پوجا میں لگا رہتا ہے وہ خام آرزوؤں اور تمناؤں میں الجھا رہتا ہے، اسی کا نام شہوت پرستی، خواہش پرستی بلکہ بت پرستی ہے، یہ شرک خفی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اور اس کا کہنا نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے۔ ان خیالی معبودوں سے جان چھڑائے بغیر نہ تو ایمان کی حلاوت نصیب ہوتی ہے نہ قرب الٰہی کی ہوا لگتی ہے۔

۲۔ بدنظری کا دوسرا نقصان یہ ہے کہ انسان کا دل و دماغ متفرق چیزوں میں بٹ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے مصالح و منافع کو بھول جاتا ہے، گھر میں حسین و جمیل نیکوکار اور وفاداری بیوی موجود ہوتی ہے، مگر اس شخص کا دل بیوی کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا، بیوی اچھی ہی نہیں لگتی۔ ذرا سی بات پر اس سے اُلجھتا ہے۔ گھر میں بے سکونی پیدا ہو جاتی ہے، جب کہ یہی شخص بے پردہ گھومنے والی عورتوں کو اس طرح للچائی نظروں سے دیکھتا ہے جس طرح شکاری کتا اپنے شکار کو دیکھتا ہے۔ بسا اوقات تو اس شخص کا دل کام کاج میں بھی نہیں لگتا، اگر طالب علم ہے تو اس کو پڑھائی کے سوا ہر چیز اچھی لگتی ہے، اگر تاجر ہے تو کاروبار سے دل اکتا جاتا ہے، کئی کئی گھنٹے سوتا ہے، مگر پرسکون نیند سے محروم رہتا ہے، دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ سویا ہوا ہے، جب کہ وہ خیالی محبوب کے تصور میں کھویا ہوا ہوتا ہے۔

۳۔ بدنظری کا تیسرا نقصان یہ ہے کہ دل حق و باطل اور سنت و بدعت میں تمیز کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔ قوت و بصیرت چھن جاتی ہے۔ دین کے علوم و معارف سے محرومی ہونے لگتی ہے، گناہ کا کام اس کو گناہ نظر نہیں آتا، پھر ایسی صورتحال میں دین کے متعلق شیطان اس کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیتا ہے، نیک لوگوں سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں، حتیٰ کہ اسے دینی شکل و صورت والے لوگوں سے ہی نفرت ہو جاتی ہے، وہ باطل پہ ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے اور بالآخر ایمان سے محروم ہو کر جہنم رسید ہو جاتا ہے۔

اللہ رب العزت سب امت محمدی ﷺ کو بدنظری سے حفاظت عطا فرمائیں!
آمین!

چہل حدیث

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ، جو شخص میری اُمت کے فائدے کے واسطے دین کے کام کے چالیس حدیثیں سنائے گا اور حفظ کرے گا، خدا تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عالموں اور شہیدوں کی جماعت میں اُٹھائے گا اور فرمائے گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

اس عظیم الشان ثواب کے لئے سینکڑوں علمائے کرام نے اپنے اپنے طرز پر چہل حدیث لکھیں جو مقبول و مفید عام ہوئیں۔ اس مختصر سے رسالہ میں چہل حدیث لکھ رہا ہوں جو صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیثیں ہیں۔ جو کتاب جوامع الکلم (چہل حدیث) جو مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اور ماہنامہ الدعوۃ الی اللہ سرپرست اعلیٰ اُستاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یاسین صابر صاحب دامت برکاتہم کے ماہنامہ رسالہ سے لی گئی ہیں۔

شروع کے بیس احادیث رسالہ الدعوۃ الی اللہ سے نقل کی گئی ہیں اور آخر کے بیس احادیث کتاب جوامع الکلم سے۔

۱. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۲. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چغل خور جنت میں نہیں جاسکتا۔ (بخاری و مسلم)

۳. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر نیک بات صدقہ ہے. (بخاری و مسلم)

۴. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰيَةً.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر میرا ایک فرمان بھی یاد ہو تو اسے آگے پہنچاؤ

(بخاری)

۵. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ..

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: راستوں پر بیٹھنے سے بچو (بخاری)

۶. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِتَّقُو النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو چاہے ایک ٹکڑا (صدقہ) کر کے. (بخاری)

۷. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے ہمیں ملاوٹ والی چیز دی وہ میری امت سے نہیں.

(مسلم)

۸. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے.

(مسلم)

۹. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے کسی کو نیکی کی راہ پر چلایا تو اس کو نیکی کرنے والے کے برابر اجر ملے گا. (مسلم)

١٠ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ.

ترجمہ: فرمایارسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

(مسلم)

١١. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ.

ترجمہ: فرمایارسول اللہ ﷺ نے: آپ ﷺ نے قبروں کو پکا کرنے سے منع فرمایا۔

(بخاری)

١٢ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا.

ترجمہ: فرمایارسول اللہ ﷺ نے: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اکٹھے ہوں گے۔

(بخاری)

١٣ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدُكُمْ قَائِمًا.

ترجمہ: فرمایارسول اللہ ﷺ نے: تم میں سے کوئی بھی کھڑے ہو کر پانی نہ پیئے

(مسلم)

١٤ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا.

ترجمہ: فرمایارسول اللہ ﷺ نے: تم میں اچھا وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

(بخاری ومسلم)

١٥ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ.

ترجمہ: فرمایارسول اللہ ﷺ نے: مسلمان کو گالی دینا کبیرہ گناہ اور قتل کرنا کفر ہے۔

(بخاری ومسلم)

١٦ .قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.

ترجمہ: فرمایارسول اللہ ﷺ نے: رشتہ داری کاٹنے والا جنت میں نہیں جا سکتا۔ (بخاری)

۱۷. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْکَافِرِ.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(مسلم)

۱۸. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ٹخنوں کا جو حصّہ پائجامہ کے نیچے رہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

(بخاری)

۱۹. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوةِ.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مسلمان اور کافر کے درمیان فرق نماز ہے

(مسلم)

۲۰. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ.

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اپنے مومن بھائی سے ناراض رہے۔

(مسلم)

۲۱. حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِیَادَةُ الْمَرِیْضِ، وَاِتْبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَ اِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ.

ترجمہ: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی مزاج پرسی کرنا، جنازہ کے ساتھ جانا، اس کی دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہہ دینا۔

(بخاری ومسلم)

۲۲. اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ.

ترجمہ: مسلمان تو وہی ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذا سے مسلمان محفوظ رہیں۔

(بخاری ومسلم)

۲۳. لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِکُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ.

ترجمہ: پہلوان وہ شخص نہیں جو لوگوں کو پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(بخاری ومسلم)

۲۴. لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَيْتًا فِيْهِ کَلْبٌ اَوْ تَصَاوِيْرُ.

ترجمہ: اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے نہیں آتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔

(بخاری ومسلم)

۲۵. کُنْ فِی الدُّنْيَا کَاَنَّکَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ.

ترجمہ: دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا رہگزر رہتا ہے۔ (بخاری)

۲۶. مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ترجمہ: جو کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب چھپائے گا۔

(بخاری ومسلم)

۲۷. اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ.

ترجمہ: سب سے سخت عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے۔

(بخاری ومسلم)

۲۸. اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ.

ترجمہ: مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ (مسلم)

۲۹. اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.

ترجمہ: میں آخری پیغمبر (ﷺ) ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

(بخاری ومسلم)

۳۰. لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَحَاسَدُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَاللّٰهِ اِخْوَانًا.

ترجمہ: آپس میں قطع تعلق نہ کرو، ایک دوسرے کے درپے نہ ہو، اور آپس میں بغض نہ رکھو، اور حسد نہ رکھو، اور اے اللہ کے بندو! سب بھائی ہو کر رہو۔ (بخاری)

۳۱. اِنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاِنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاِنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ.

ترجمہ: اسلام تمام گناہوں کو ڈھا دیتا ہے جو پہلے کئے تھے، اور ہجرت اور حج ان تمام گناہوں کو ڈھا دیتے ہیں جو اس سے پہلے کئے تھے۔ (مسلم)

۳۲. اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ. وَقَتْلُ النَّفْسِ. وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ.

ترجمہ: کبیرہ گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اور والدین کی نافرمانی کرنا، اور کسی کو بے گناہ قتل کرنا، اور جھوٹی شہادت دینا ہیں، (بخاری ومسلم)

۳۳. مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ..

(مسلم)

ترجمہ: جو شخص کسی مسلمان کو دنیاوی مصیبت سے چھڑائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کی مصیبتوں سے چھڑائے گا۔ اور جو شخص کسی مفلس غریب پر (معاملہ میں) آسانی کریں گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی کریں گا، اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا االلہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا، اور جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

۳۴.　كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

ترجمہ: ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔ (مسلم)

۳۵.　اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔ (مسلم)

۳۶.　لَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ.

ترجمہ: قبروں کو سجدہ گاہ نہ بناؤ۔ (مسلم)

۳۷.　لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ.

ترجمہ: نماز میں اپنی صفوں کو سیدھا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے قلوب میں اختلاف ڈال دے گا۔

(مسلم)

۳۸.　مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

ترجمہ: جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔ (مسلم)

۳۹. اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ.

ترجمہ: سب اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔ (بخاری ومسلم)

۴۰. اِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ.

ترجمہ: یقیناً (انسانی) جسم ایک گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب گوشت کا وہ ٹکڑا صحیح ہوتا ہے تو پورا جسم صحیح ہوتا ہے، اور جب وہ گوشت کا وہ ٹکڑا بیمار ہو جاتا ہے تو پورا جسم بیمار ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔

اس کتاب میں درجہ ذیل کُتب سے مدد لی گئی ہیں!

نمبر شمار۔۔۔کتاب۔۔۔مولف / سر پرست اعلیٰ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

01۔۔حصن حصین۔۔امام محمد بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ۔۔۔۔

02۔۔۔پردہ۔۔۔الحاج ابراہیم یوسف باوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

03۔۔۔رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں۔۔حضرت مولانا عاشق الٰہی بلند شہری رحمہ اللہ

04۔۔۔فضائل درود شریف۔۔۔شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ

05۔۔۔آسان نیکیاں۔۔۔حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب۔

06۔۔۔زادُ السعید۔۔۔حکیم الامت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ۔

07۔۔۔ولی اللہ بنانے والے چار اعمال۔۔۔حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب۔۔۔

08۔۔۔بدنظری کے نقصانات۔۔۔حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی۔

09۔۔۔اسلام میں داڑھی کا مقام۔۔۔شیخ الحدیث ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب۔

10۔۔۔۔جوامع الکلم۔۔۔حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمہ اللہ۔

11۔۔۔سیرۃ المصطفیٰ ﷺ۔۔۔حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ

12۔۔۔ماہنامہ محاسن اسلام۔۔۔حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب۔

13۔۔۔ماہنامہ علم وعمل۔۔۔حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب۔۔

14۔۔۔ماہنامہ دعوۃ الی اللہ۔۔۔حضرت مولانا محمد یاسین صابر صاحب۔۔

15۔۔۔ماہنامہ زکریا۔۔۔حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی۔۔۔

16۔۔۔کتاب نماز۔۔۔

17۔۔۔درود وسلام کا حسین مجموعہ۔۔۔حضرت مولانا عبدالروف سکھروی صاحب

استدعا!

میں اپنے تمام احباب اور دوستوں کی خدمت میں جو اس کتاب سے استفادہ کریں یا جن کے مطالعہ میں یہ کتاب آئے۔ نہایت ہی لجاجت اور منّت کے ساتھ درخواست کروں گا کہ مولف پر تقصیر کے لئے حسنِ خاتمہ اور فلاحِ دارین کی دُعا فرمائیں۔ اور اگر یہ تالیف ان کے ہاتھوں میں مولف کے مرنے کے بعد پہنچے، تو آخرت کی مشکلات کی آسانی اور ان کی کٹھن منزلوں سے پار ہو کر دخولِ جنت اور حصولِ رضائے الٰہی کے لئے دعا فرمائیں۔

کیا عجب ہے کہ کسی صاحبِ دل کی دُعا ہی میری نجات کا ذریعہ بن جائے، اور ایسے ہی جن لوگوں نے اس تالیف میں میری مدد کی ہے، اور اس کے منظرِ عام پر آنے کا ذریعہ بنے ہیں، خاص کر فصیح السان مرحوم سید اظفر علی شاہ اور والدین مولف و اساتذہ کرام ان کی طرف سے بھی ناظرین کی خدمت میں یہی درخواست ہے۔ انہی الفاظ کو حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم عالیہ نے یوں فرمایا:۔

تیرے محبوب ﷺ کی یا رب شباہت لے کے آیا ہوں

حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کے آیا ہو

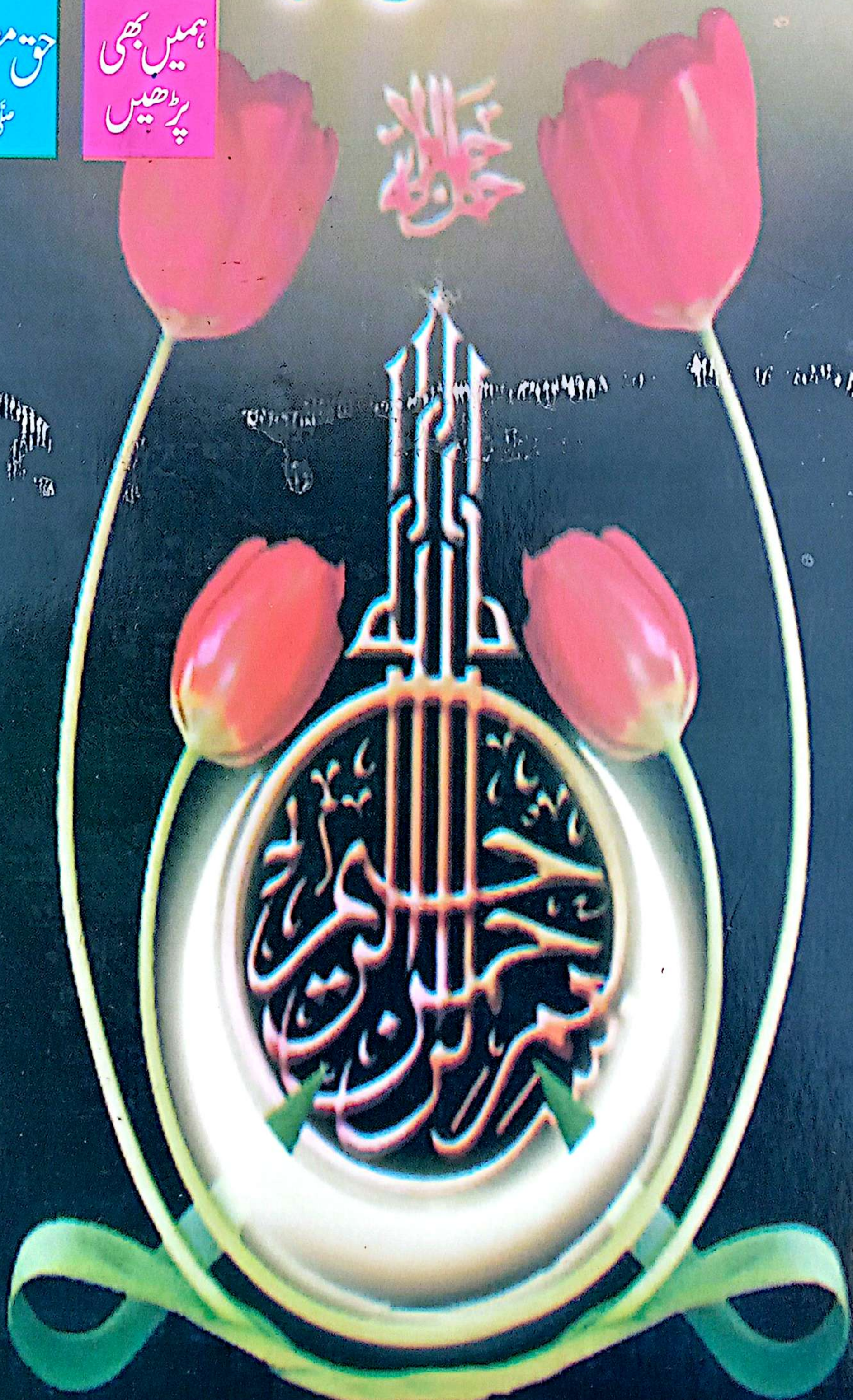
العبد الضعیف

ابوامامہ سیّد قاضی حامد شاہ اکبرپوری

خادم علمائے دیوبند و خانقاہِ عزیزیہ

دیگر زیر طبع مطبوعات

- کلید قرآن
- جشن عید میلاد النبی ﷺ کار خیر یا پھر؟
- ہمیں بھی پڑھیں
- حق مصطفیٰ ﷺ



Malik Printers Mob: 0307-8501737